﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 14 | جمعۃ المبارک 02رفروری 2007ء | شمارہ 05

13رمحرم الحرام 1428ہجری قمری ❁ 02رتبلیغ 1386 ہجری شمسی

ہرحال میں اطاعت

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہرحال میں ہم آپؐ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء۔حدیث نمبر 3419)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یادرکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔

دیکھو اتنے انبیاء گزرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلّت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب ومظفر ومنصور ہو کر گئے ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ خداتعالیٰ پر بدظنّی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے۔

جو شخص خداتعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

''یادرکھو جو خداتعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ان کو دونوں جہانوں کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ (الرحمن : 47)۔اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ایک بہشت تو اسی دُنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔دیکھو اتنے انبیاء گزرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلّت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب ومظفّر ومنصور ہو کر گئے ہیں۔خداتعالیٰ نے ان کو دشمنوں کو تباہ کیا اور ان کو عزّت اور جلال کے تخت پر جگہ دی لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبع تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دُنیا کو چھوڑا تو ایک دُنیا اُن کے تابع کی گئی۔

غور کر کے دیکھو کہ اگر ان لوگوں نے خدا کے لئے اس دُنیا کو چھوڑ دیا تھا تو نقصان کیا اٹھایا؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہی دیکھو کہ جب وہ شام کے ملک سے واپس آرہے تھے تو راستہ میں ایک شخص ان کو ملا۔آپ نے اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔اس شخص نے جواب دیا کہ اَور تو کوئی تازہ خبر نہیں البتہ تمہارے دوست محمد (ﷺ) نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔اس پر ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا کہ اگر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ سچا ہے۔وہ جھوٹا کبھی نہیں ہوسکتا۔اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سیدھے حضرت نبی کریم ﷺ کے مکان پر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں کہ سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا مَیں ہوں۔دیکھو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کوئی معجزہ نہیں مانگا تھا۔صرف پہلے تعارف کی برکت سے وہ ایمان لے آئے تھے۔

یادرکھو معجزات وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہیں ہوتا۔جو لنگوٹیا یار ہوتا ہے اس کے لئے تو سابقہ حالات ہی معجزہ ہوتے ہیں۔اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوا۔طرح طرح کے مصائب اور سخت درجہ کے دُکھ اٹھانے پڑے۔لیکن دیکھو اگر سب سے زیادہ انہیں کو دکھ دیا گیا تھا اور وہی سب سے بڑھ کر ستائے گئے تھے تو سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بٹھائے گئے تھے۔کہاں وہ تجارت کہ تمام دن دھکّے کھاتے پھرتے تھے اور کہاں یہ درجہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سب سے اوّل خلیفہ انہیں مقرر کیا گیا۔

انسان کو چاہئے کہ خداتعالیٰ پر بدظنّی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے۔جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَذٰلِکُمْ ظَنُّکُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّکُمْ اَرْدٰکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (حٰم السّجدۃ:24)۔اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خداتعالیٰ پر بدظنّی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخرکار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔جب کبھی خداتعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے تو جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔

یادرکھو جب ایک مامور من اللہ آتا ہے تو اس سے منہ پھیرنا اصل میں خدا سے منہ پھیرنا ہے۔دیکھو گورنمنٹ کا ادنیٰ چپڑاسی ہوتا ہے، پانچ روپیہ ماہوار اس کی تنخواہ ہوتی ہے لیکن جب وہ گورنمنٹ کے حکم سے سرکاری پروانہ لے کر زمینداروں کے پاس جاتا ہے اگر زمیندار یہ خیال کر کے کہ یہ ایک پانچ روپیہ کا ملازم ہے اس کو تنگ کریں اور بجائے اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے اُلٹا اس کو ماریں پیٹیں اور بدسلوکی سے پیش آویں تو اب بتلاؤ کہ کیا گورنمنٹ ایسے شخصوں کو سزا نہ دے گی؟ دے گی اور ضرور دے گی کیونکہ گورنمنٹ کے چپڑاسی کو بے عزّت اور ذلیل کرنا اصل میں گورنمنٹ کو ہی بے عزّت اور ذلیل کرنا ہے۔اسی طرح جو شخص خداتعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

یادرکھو خداتعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خداتعالیٰ کے حضور جُھک جائیں اُلٹے خداتعالیٰ کے رسول کو ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں۔اس لئے تم لوگوں کو چاہئے کہ خداتعالیٰ کے حضور سچّی توبہ کرو اور تضرّع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دُعائیں مانگتے رہو۔خداتعالیٰ تمہیں توفیق دے۔اب دعا کرلو۔

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے بمعہ سامعین نہایت خلوص کے ساتھ دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور خداتعالیٰ سے دُعائیں مانگیں۔رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (آل عمران:194-195)''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 411-413 جدید ایڈیشن)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

الٰہی جماعتوں کی مخالفت ہمیشہ سے ان کے مقدر میں ہے۔ان کا جرم صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ خدائے واحد کی طرف سے آنے والے مامورین پر ایمان لاتے ہیں جس پر انہیں مخالفین کی طرف سے طرح طرح کی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کے مختلف حصّوں میں افراد جماعت احمدیہ اسی قسم کے حالات کا سامنا کرتے ہیں۔مگر پاکستان میں ایک لمبے عرصہ سے یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ ذیل میں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور ان کے ساتھ زیادتیوں اور حق تلفیوں کے متعدد واقعات میں سے چند ایک، دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیہ ٔ قارئین ہیں:

❁...... **باگرسرگانہ، ضلع خانیوال:** ۔ دو مقامی احمدی 3؍نومبر 2006ء کی شام نماز کے بعد پیدل اپنے گھروں کی طرف جارہے تھے کہ راستہ میں انہیں غنڈوں نے آلیا۔غنڈے دونوں احمدیوں کو بے دریغ مارتے چلے گئے، یہاں تک کہ راہگیروں نے دخل اندازی کر کے اس مار پیٹ کے سلسلہ کو ختم کروایا۔ دونوں احمدی بری طرح زخمی ہوئے۔ انہی راہگیروں نے انہیں ابتدائی طبی امداد کے لئے اسپتال وغیرہ پہنچانے کا انتظام کیا۔صرف انہی دو معصوم احباب کی مار پیٹ سے ان مذہبی دہشت گردوں کے دل کو سکون نہیں پہنچ گیا بلکہ انہوں نے مہینہ بھر علاقہ میں اینٹی احمدیہ کارستانیاں جاری رکھیں جس سے ہر مقامی احمدی کو پریشانی اٹھانی پڑی۔

اگرچہ اس اچانک حملہ کا کوئی سبب تو معلوم نہیں، اور نہ ہی ان بزدل مُلّاؤں نے کوئی سبب بتایا، مگر قیاس ہے حملہ سے کچھ روز قبل مظہر عباس نامی ایک مقامی شخص نے قبولِ احمدیت کا شرف حاصل کیا تھا، اور یہی امر اس واقعہ کا سبب بنا۔ جہاں یہ مُلّاں مظہر اقبال کو احمدیت ترک کر دینے کے لئے زور لگاتے، دھمکاتے رہے وہاں انہی دنوں میں یہ حملہ بھی کیا گیا اور علاقہ میں رہنے والے مقامی احمدیوں کو خوف وہراس کا شکار کیا گیا۔

اس حملہ کی شکایت کرنے کے لئے مقامی جماعت کی انتظامیہ نے قانون کے دروازہ پر دستک دی۔مگر SHO اور DSP نے رپورٹ درج کروانے والے احمدیوں کے ساتھ نہایت درشت رویہ اختیار کیا۔اور دوسرے فریق یعنی جسمانی تشدد کرنے والے انتہا پسندوں کے ساتھ نہایت حوصلہ افزا سلوک کیا۔اسی حوصلہ افزا رویہ کے بل بوتے پر مخالفین احمدیت کے اس شرپسند گروہ نے گاؤں میں گولیاں چلائیں، احمدیوں کے گھروں کے دروازے توڑ دینے کی کوشش کی، اور لاؤڈ سپیکر پر ''مسلمان بھائیوں'' کو اس ہنگامہ میں شریک ہونے کی دعوت دی جاتی رہی۔

مقامی جماعت کی انتظامیہ نے District Police Officer(DPO) کے سامنے معاملہ پیش کیا تو اس نے نومبائع مظہر اقبال صاحب کو بلا بھیجا۔مظہر اقبال صاحب نے DPO کے روبرو اقرار کیا کہ انہوں نے احمدیت کو بلا جبر واکراہ قبول کیا ہے۔ یہ سراسر ان کا اپنا فعل ہے اور کسی کا اس میں کوئی دخل نہیں۔اس بیان پر DPO کو اصل صورتحال کا اندازہ ہوا اور اس نے SHO اور DSP کو کہلا بھیجا کہ علاقہ میں امنِ عامہ کے قیام کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔اس پر DSP صاحب نے فریقین کے بیانات سنے اور شرپسند مُلّاؤں کو ان احمدی احباب سے معذرت کرنے کے لئے کہا جنہیں بلا جواز زدوکوب کیا گیا تھا۔اس پر انتہا پسند مُلّاؤں نے دو روز کی مہلت مانگی۔مگر ہدایت ان کے مقدر میں نہ تھی، سو انہیں نصیب نہ ہوئی۔ دو روز بعد انہوں نے آ کر مظلوم احمدیوں سے تو معذرت تو خیر کیا کرنی تھی، انہوں نے قانون نافذ کرنے والے، بااثر سمجھے جانے والے پولیس افسران کو بتادیا کہ وہ معذرت نہیں کریں گے اور ''قادیانیوں'' کے خلاف اپنی کارستانیاں جاری رکھیں گے۔DSP نے ان پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 148,149 اور 341,506 کے تحت مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا۔اگرچہ یہ دفعات ان جرائم کے مقابلہ میں بہت نرم اور غیر مناسب ہیں، مگر یہ بھی غنیمت ہے کہ انہیں غلط تو قرار دیا گیا۔آخری اطلاعات آنے تک علاقہ کی صورتحال انتہائی کشیدہ تھی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

❁...... **بہاولپور:** ۔ پنجاب کے شہر بہاولپور میں 25؍اکتوبر 2006ء کو زعیم انصار اللہ ضلع بہاولپور محترم شبیر حسین بھٹی صاحب پر دو نقاب پوش شرپسندوں نے حملہ کیا۔صبح کی سیر سے واپسی پر تقریباً چھ بجے دو نقاب دہشت گردوں نے ان کا راستہ روک لیا۔ایک کے ہاتھ میں خنجر تھا جس سے اس نے ان پر متعدد مرتبہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔خدا نے انہیں اس حملہ سے محفوظ رکھا۔اس تگ ودو کے دوران انہیں زدوکوب بھی کیا گیا اسی دوران اُن کا شناختی کارڈ، تین صد روپے اور کچھ ضروری دستاویزات کا نقصان ہوگیا۔بھٹی صاحب نے اس واقعہ کی رپورٹ پولیس کے پاس درج کروائی۔وہ اس سے قبل بھی پولیس کو رپورٹ کر چکے ہیں کہ بارہا ان کا تعاقب کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد 12؍نومبر 2006ء، یعنی قریب دو ہفتہ بعد، شبیر حسین بھٹی صاحب کے بیٹے پر بھی حملہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کی حفاظت فرمائی۔حملہ آوروں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

❁...... **ربوہ:** ۔ روزنامہ امن (فیصل آباد) نے 6؍نومبر 2006ء کے شمارہ میں ربوہ سے متعلق ایک خبر شائع کی ہے جس میں ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کی ربوہ کی عمومی صفائی کی طرف سے غفلت اور نااہل عملہ کا احوال درج ہے۔ایسا نہیں کہ اس شرمناک صورتحال کی طرف پہلی بار توجہ دلائی گئی ہو۔اخبارات میں شہ سرخیاں لگیں، ربوہ کے امن پسند شہریوں نے اس طرف توجہ دلانے کی کوشش کی، جماعت کی انتظامیہ نے حکام کی توجہ اس طرف مبذول کروانے کی کوشش کی، مگر بے سود۔ یاد رہے کہ ربوہ کے قریباً ننانوے فیصد افراد احمدی ہیں اور وہ تمام ٹیکسز اور دیگر واجبات لوکل کونسل کو ادا کرتے ہیں۔مگر انتظامیہ ان کے بنیادی شہری حقوق دیدہ دلیری سے غصب کر رہی ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ پُرامن شہری ہیں اور کسی قسم کا دنگا فساد یا ہڑتال وغیرہ کے قائل نہیں۔اگر یہ صورتحال کسی اور شہر میں ہوتی تو وہاں نمعلوم کونسل والوں سے عوام کیا سلوک کرتے۔روزنامہ امن کی 6؍نومبر 2006ء کی اشاعت میں شامل خبر اس صورتحال کا تجزیہ کرتی ہے۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ تحصیل میونسپل انتظامیہ کی نااہلی اور شہریوں کے امورِ صحت سے لاپرواہی کے نتیجہ میں چناب نگر (حکومت کی طرف سے ربوہ کا بلا جواز بدلا گیا نام) میں جا بجا کچرے کے ڈھیر اور گندے پانی کے جوہڑ نظر آتے ہیں جو نہایت بدنما منظر پیش کرنے اور تعفن پیدا کرنے کے علاوہ زہریلے مچھروں اور دیگر خطرناک کیڑوں مکوڑوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ حشرات گھروں اور اشیاء خورونوش کی دکانوں میں داخل ہو کر سخت خطرناک بیماریوں کے پھیلنے کا باعث ہو رہے ہیں۔محلوں میں نالیوں میں سے گندگی ابلی پڑ رہی ہے جس کے باعث راہگیروں اور علاقہ کے رہائشیوں کو شدید دقت کا سامنا ہے۔تحصیل میونسپل کے نااہل اہلکار چناب نگر کے شہریوں کو اس غلاظت سے نجات دلانے کو تیار نہیں۔ یہ صورتحال چناب نگر کے انجمنِ تاجران کے صدر زاہد محمود مرزا نے ایک پریس ریلیز میں بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ اس کام کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں، ان میں سے کچھ تو محنت سے کام کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ باقی بھرتیاں سفارشوں اور اقربا پروریوں کا نتیجہ ہیں۔اب تو تحصیل میونسپل انتظامیہ کی غفلت کے باعث پینے کا صاف پانی بھی بمشکل دستیاب ہوتا ہے۔بعض مقامات پر تو صاف پانی کا نَل کھولنے پر کیچڑ نما محلول خارج ہونے لگتا ہے۔اس گندگی کے نتیجہ میں عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان، پیٹ اور جلد کے عوارض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ربوہ کے شہری تمام بل اور ٹیکس ادا کرنے کے باوجود بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

(رپورٹ مرتبہ: آصف محمود باسط)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

الٰہی حبس ہے وہ گلستاں میں   قفس کی آرزو ہے آشیاں میں
دہکتی آگ ہر جانب زمیں پر   کڑکتی بجلیاں ہیں آسماں میں
بذیرِ آستیناں مار و اَفْعی   رقیباں مدّعی ہیں بزمِ جاں میں
میانِ خار و گُل تیغِ نسیما!   بہاراں قید احرامِ خزاں میں
اسیرِ گردشِ شام و سحر ہیں   مسافر جس طرح ہو امتحاں میں
نہ جینے دے نہ مرنے زندگانی   اَماں ہے صرف مرگِ بے اَماں میں
نہ رہ جائے ستم کوئی ستمگر   نہ رہ جائے کوئی ترکش کماں میں

خداوندا ! دہائی ہے ۔ دہائی !
خداوندا ! کِدھر جائیں جہاں میں؟

فلک سے جا کے جب ٹکرائی آواز   نِدا آئی یہ ہاتف کی زباں میں
نظیرِ حُسن ہے حُسنِ نظر میں   بیانِ حُسن ہے حُسنِ بیاں میں
علاج درد ہیں آنسو نہ آہیں   ہر ایک نسخہ ہے بحثِ این وآں میں
مگر جن کو ہے اِدراکِ بصیرت   انہیں غم ہی کہاں کون ومکاں میں
اُنہیں ہے آگ بھی گلزار جیسی   انہیں شبنم ملے اشکِ رواں میں!
فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ اُن کا وعدہ   فَلَاتَحْزَنْ کا مژدہ اُن کی شاں میں
وہ نغمہ ریز یوں رہتے ہیں اکثر   فرات و کربلائے دو جہاں میں

''عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

(ایچ۔آر۔ساحؔر)

نُصرتِ الٰہی کس کے ساتھ ہے؟

(راجہ نصر اللہ خان۔ ربوہ)

قدیم سے تاریخ مذاہب اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی فرستادہ کسی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو اِس فرستادہ اور اس کی جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے اس لئے کہ اس قوم کا غالب حصّہ یعنی دنیادار لوگ اور ظاہر دار مذہبی قائدین اِس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ انہیں اپنے غلط عقیدے، طریقے اور مفادات سے روکا جائے۔ اِس زمانے کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بالکل مختصر لیکن حیرت انگیز طور پر جامع اور حقیقت افروز رسالے ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' میں اس نکتے کو خوب کھولا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بُغض اور حسد پیدا ہوجایا کرتا ہے بالخصوص ہر ایک مذہب کے علماء اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس مردِ خدا کے ظہور سے اُن کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے ان کے شاگرد اور مرید اُن کے دام سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں کیونکہ تمام ایمانی اور اخلاقی اور علمی خوبیاں اس شخص میں پاتے ہیں جو خدا کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
روحانی خزائن جلد 17صفحہ3-4)

علمائے ظاہر کی اشتعال انگیزیاں

خدا کے فرستادہ کی مخالفت کرنے والے گروہ میں خاص طور پر علمائے ظاہر کا طبقہ ایسا ہوتا ہے جو ان پر طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات لگا کر عوام کو ان کے خلاف اشتعال دلاتا اور ان ربانی وجودوں کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہے۔ جس طرح کہ تمام انبیاء پر اَن گنت اعتراضات اور الزامات عائد کئے گئے اِسی طرح اِس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام پر بھی طرح طرح کے گمراہ کن اور ظالمانہ اتہمات لگائے گئے۔

دو گھناؤنے الزام

ان سب اعتراضات میں سے جو دو الزامات مخالفین کی طرف سے پوری شدت اور اشتعال انگیزی سے متواتر لگائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

نمبر1۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ اوران کی جماعت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے انکاری ہے۔

نمبر2۔ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ اوران کی جماعت جہاد کے منکر ہیں۔

اصل حقیقت کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوران کی جماعت ہمیشہ سے اُسی قرآن کریم کو مانتی اور پڑھتی چلی آئی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اور جس کو تمام مسلمان کوئی پندرہ سو سال سے مانتے اور پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو قائم ہوئے تقریباً ایک سو پندرہ سال ہو چکے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا مخالف اور معترض بھی یہ بات ثابت نہیں کر سکا اور نہ آئندہ انشاءاللہ کبھی ثابت کر سکے گا کہ خدانخواستہ جماعت احمدیہ کا قرآن کریم ایک نقطے یا شوشے کے برابر بھی مختلف ہے۔ تو پھر عقل اور انصاف کی بات یہ ہے کہ جب رسولِ کریم ﷺ کے متعلق خاتم النبیین کا لفظ قرآن کریم میں موجود ہے اور جب جہاد کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر فرمایا گیا ہے تو کوئی احمدی ان مقدس فرمودات واحکامات سے کیسے انکاری ہوسکتا ہے؟ یہ محض تقویٰ اور انصاف سے عاری اور حد درجہ ظالمانہ اور متعصّبانہ سرشت رکھنے والے گمراہ کن مخالفین اور خاص طور پر الزام تراش اور ظاہر پرست ملاؤں کی کارستانی ہے۔

البتہ یہ بات درست ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت لفظ 'خاتم النبیین' اور 'جہاد' کے جو معنی اور وضاحت بیان کرتے ہیں وہ اس زمانہ کے ''سوادِ اعظم'' اور ''انبوہِ کثیر'' کے مروجّہ معنوں سے مختلف ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ معنی و تشریح قرآنی تعلیم اور علم وعرفان اور حقیقت و دانش کے عین مطابق ہیں جبکہ ہمارے مخالفین کا نقطۂ نظر صریح کوتاہ نظری، خلاف قرآن وحدیث اور حق ومعرفت کی کمی کا آئینہ دار ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں خاتم النبیین کی حقیقت افروز اور لطیف تشریح

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

(ا) ''اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کی توجہٗ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ100 حاشیہ)

(ب) فرمایا: ''نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدیدِ دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو اُمّتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا نہ کہ براہِ راست''۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 401 حاشیہ)

2۔ جہاد کا مسئلہ اوراس کی عالمگیر فلاسفی و وضاحت

حضرت مسیح موعودؑ نے جہاد کے مسئلہ کو خوب کھولا ہے۔ آپؑ اپنے مختصر رسالے ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کا آغاز ان الفاظ سے فرماتے ہیں:۔

''جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت ایسا پیچیدہ امر اور دقیق نکتہ ہے کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث سے اس زمانہ اور ایسا ہی درمیانی زمانہ کے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں...... جاننا چاہئے کہ جہاد کا لفظ جُہد کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17صفحہ 1)

❁...... پھر جہاد یعنی قتال کے متعلق تاریخی حقائق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبّر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرت جماعت میں، عزت میں، مرتبت میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اُس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے...... اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانۂ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی اُن کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شرّ کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی ......تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے مَیں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا۔ اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے، یہ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ (الحج: 40-41)

یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سُن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی۔ اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ (الجزو نمبر 17 سورۃ الحج) مگر یہ **حکم مختص الزمان والوقت تھا۔ ہمیشہ کے لئے نہیں تھا''**۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17صفحہ5-6)

❁...... پھر واضح طور پر فرمادیا: ''یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے''۔ (ایضاً صفحہ نمبر7)

خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں کے لئے اطمینان بخش حجت

حضرت مسیح موعودؑ مذکورہ رسالے کے صفحہ 7-8 پر جہاد کے متعلق دو ایسے نکتے بیان فرماتے ہیں جن کی حقانیت اور ثقاہت سے کوئی انصاف پسند اور تقویٰ شعار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدسؑ مخالف گروہ کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔

ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبیؐ نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اُٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور پرہیز گار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا اور ایسے دردانگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا کیونکہ لکھا تھا کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اُٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا...... ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت ﷺ کے منہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرْب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا (محمد:5)

دیکھو صحیح بخاری موجود ہے۔ جو قرآن شریف کے بعد اَصَحّ الکتاب مانی گئی ہے اس کو غور سے پڑھو۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔'' (ایضاً صفحہ9)

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی کا ایک مخالفانہ مضمون

نوائے وقت کے ایک دیرینہ مذہبی مضمون نگار خواجہ عابد نظامی کا ایک مضمون ''شرف النساء اور علامہ اقبال'' ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 5 ستمبر 2004ء کے صفحہ 8 پر شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں عابد نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہایت

ہی معاندانہ، غیر شریفانہ اور رکیک الزامات اور زبان کا استعمال کیا ہے۔ اس مضمون کا ایک فقرے میں خلاصہ یہ ہے کہ بقول خواجہ عابد نظامی حضرت مسیح موعودؑ نے ''اعلان کیا کہ میری نبوت میں جہاد منسوخ ہوگیا ہے۔''

نبوت اور جہاد کے متعلق قرآنی تعلیم پر مبنی حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تشریح و تلقین سے متعلق متذکرہ بالا شرانگیز اور غیر معتبر جملے کے پیش نظر مزید دو تین حوالے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ اُن پر اپنے اعتراض کی اصلیت واضح ہوجائے:

(ا) حضرت مسیح موعودؑ کسی قسم کی نئی نبوت کی پُرزور طریقے سے نفی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت (یعنی حضرت مسیح موعود کی نبوت۔ ناقل) آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے۔''

(چشمۂ معرفت۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 341)

(ب) جہاد کے مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اپنے مختصر اور لاجواب رسالہ ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' میں فرماتے ہیں:۔

''دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔ سومَیں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا ویں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ15)

خواجہ عابد نظامی صاحب کے مضمون مطبوعہ ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' (04-9-5) کا جو جملہ ہم نے اوپر درج کیا تھا اس جملے کے بعد انہوں نے درثمین سے یہ شعر نقل کیا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اور آگے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ''خیالات کا (نعوذ باللہ۔ ناقل) علمائے اسلام نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔''

خواجہ عابد نظامی کی واضح بدنیتی و بددیانتی

خواجہ عابد نظامی صاحب نے اپنی معاندانہ تحریر میں شرانگیز تاثر دینے کے لئے درثمین کا مندرجہ بالا شعر تو نقل کردیا لیکن سراسر بدنیتی اور بددیانتی سے کام لیتے ہوئے اس شعر کی وضاحت اور دلیل بیان کرنے والے اگلے اشعار نہیں لکھے جن میں سے تین چار درج ذیل ہیں ؎

کیوں بھولتے ہو تم یَضَعُ الْحَرْب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سیّدِ کونینِ مصطفٰے
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
ایک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اب عابد نظامی صاحب اور ان کے قبیل کے معترضین سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بقول عابد نظامی صاحب کے اپنے پاس سے یہ اعلان کر رہے ہیں کہ (خدانخواستہ) ''میری نبوت میں جہاد منسوخ ہوگیا ہے'' یا اپنے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین ﷺ کی حدیث مبارکہ جسے حضرت امام بخاری جیسے معتبر اور ممتاز امام نے اپنی کتاب میں محفوظ کیا ہے، کی طرف لوگوں کو توجہ دلا رہے ہیں اور اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنے کی پرزور تلقین فرما رہے ہیں؟ عابد نظامی جیسے دعویداران حُبِّ رسول کو تو اس واضح فرمانِ نبوی کو ماننے کی توفیق نہ ہوئی اور نتیجۃً اول تو یہ لوگ ایک عرصہ سے ''کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے'' جا رہے ہیں اور دوم بقول عابد نظامی صاحب علماء نے جو ''ڈٹ کر مقابلہ کیا'' اس کا نتیجہ بھی وہ مسلسل اب تک دیکھتے چلے آ رہے ہیں کہ نہیں؟

''فاعتبروا یا اولی الابصار''۔

مخالفین کو ایک قابلِ غور امر کی دعوت

ہم اس مضمون کے شروع میں لکھ چکے ہیں کہ مخالفین احمدیت کے نزدیک جماعت احمدیہ پر دو بڑے بھاری اور متواتر اعتراضات چلے آتے ہیں کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ اور جہاد کو حرام قرار دیتی ہے۔ ہم ان اعتراضات کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کئی تحریرات کے واضح اور روشن حوالے درج کر چکے ہیں۔ پھر بھی ہمارے مخالفین اپنی ہٹ دھرمی پر مصر ہیں۔ باوجود اس امر کے کہ ان کے اہلِ علم اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ پانچ ارکانِ اسلام کو مانتی اور ان پر عمل کرتی ہے۔ ہمارا قرآن وہی ہے جو تمام مسلمانوں کا ہے۔ قبلہ، اذان اور نماز کے کلمات اور جزئیات سب ایک جیسی ہیں۔ ہر احمدی وہی کلمہ طیبہ اور کلمۂ شہادت پڑھتا ہے جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ ان ساری باتوں کے باوجود مولوی حضرات اور ان کے زیر اثر لوگ مندرجہ بالا دو ''بڑے اعتراضات'' کو اپنی من مانی تشریح کے مطابق سامنے رکھ کر جماعتِ احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے اور خدا اور اس کے رسولؐ سے دُور سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)۔ اور مندرجہ بالا دو عقیدوں کی وجہ سے اپنے آپ کو سچا، راست باز اور اللہ اور اس کے رسول پاکؐ کی رضا حاصل کرنے والا اور کامیاب و مقرب یقین کرتے ہیں۔

مخالفین احمدیت کا چہرہ حقیقت کے آئینہ میں

کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ آج جماعت احمدیہ کو زبردستی دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے اور خود کو راہِ حق پر سمجھنے والے اور لفظ مسلم کی تعریف خود گھڑنے والے اور حقیقی مسلمان ہونے کا بلند بانگ دعویٰ کرنے والے بھلا اپنے آپ کو آئینہ حقیقت میں کس طرح دیکھتے ہیں اور خود ان کو اپنا چہرہ کیسا نظر آتا ہے۔ ذرا اس پر گفتگو ہو جائے۔ چونکہ مخالف مضمون نگار خواجہ عابد نظامی صاحب نے ''نوائے وقت (میگزین 04-9-5) میں حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق دیدہ دہنی سے کام لیا ہے۔ اس لئے ایک آدھ حوالہ کے سوا ہم تمام حوالے ''نوائے وقت'' ہی کے مضامین اور تحریرات سے پیش کرتے ہیں جن کے لکھنے والے اور بیان کرنے والے ''نوائے وقت'' کے بے حد نمایاں، معروف اور منجھے ہوئے مضمون نگار ہیں اور جن میں مسلمانوں کی جید اور بلند قامت شخصیات بھی شامل ہیں۔

مسلمان عمائدین اور دانشوروں کا نتیجہ فکر

(ا) سابق وزیر اعظم ملائشیا مہاتیر محمد کیا کہتے ہیں:

قارئین کرام پر واضح ہو کہ 3/ستمبر 2004ء سے لے کر 5/ستمبر 2004ء تک کراچی میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہوئی۔۔ جس کا موضوع تھا ''موجودہ دَور میں مسلم امہ کے چیلنجز اور مواقع'' اس کے سب سے نمایاں اور مرکزی مقرر مہاتیر محمد تھے جنہوں نے متذکرہ موضوع پر ایسے پُرمغز، ٹھوس اور حقیقت افروز خیالات کا اظہار کیا کہ ان کو صائب اور ثقہ اور قابلِ تعریف جانتے ہوئے کئی قلمکاروں نے ''نوائے وقت'' اور دوسرے اخبارات میں مضامین لکھ ڈالے۔ ان میں سے دو تین کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان سے چند مرکزی نوعیت کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں اور آغاز ہم کہتے ہیں خواجہ عابد نظامی کے مضمون سے!!

(ا) ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی کا مضمون:

''نوائے وقت'' مورخہ 3 ستمبر 2004ء علی ایڈیشن میں شائع شدہ اس مضمون کا عنوان ہے ''مہاتیر کی پاکستان آمد''۔ عالم اسلام کے لئے بصیرت افروز اور دردمندانہ مشورے۔ خواجہ عابد نظامی اس مضمون کی ابتدائی سطور میں لکھتے ہیں ''ملائشیا کے مہاتیر محمد کا نام بڑا اہم ہے۔ بلاشبہ وہ امتِ مسلمہ کے ایک عظیم، نڈر اور بے باک ترجمان ہیں۔''

عابد نظامی صاحب نے متذکرہ مضمون میں بڑے اہتمام اور ہم آہنگی کے ساتھ مہاتیر محمد کی تقریر کے نمایاں، پُراثر و فکرانگیز اقتباسات اپنے قارئین کے لئے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ خواجہ عابد نظامی صاحب ایک ذیلی سرخی ''انہوں نے مسلمانوں کو یاد دلایا کہ'' کے تحت لکھتے ہیں:

''......آج اسلام سے دُوری کے باعث مسلمان دنیا بھر میں کمزور ہو چکے ہیں۔ آج مسلمانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ترقی کر کے خود انحصاری کی منزل تک پہنچنا چاہئے تا کہ وہ اپنے دفاع کے قابل ہو سکیں۔ یہی قرآن حکیم کی تعلیم ہے۔ یاد رکھئے، ہمارے مذہب میں کوئی خامی نہیں، خامی خود ہم میں ہے کہ ہم اپنے مذہب سے دور ہیں۔''

(مضمون از عابد نظامی کالم نمبر 2-3)

آگے چل کر ذیلی سرخی ''مہاتیر محمد نے کہا'' کے تحت لکھتے ہیں:

''آج مسلم اُمّہ کو صرف ایک ہی چیلنج کا سامنا ہے، وہ یہ کہ ہم سچ کو تسلیم کریں اور سچ یہ ہے کہ آج مسلم امہ خود اپنے دین سے دور ہوگئی ہے اور اسلام کے علمبردار عیسائیت سے مرعوب ہونے لگے ہیں۔ اپنے دین سے دوری کے باعث آج ہم دنیا میں ناکامی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔''

(مضمون از عابد نظامی کالم نمبر3)

پھر مضمون کے کالم نمبر 4 میں ذیلی سرخی ''مہاتیر محمد نے کہا'' کے تحت تحریر کرتے ہیں:

''اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لیکن آج عملاً کیا ہو رہا ہے۔ ایک مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو کافر قرار دے رہا ہے۔ اسے قتل کر رہا ہے۔ شیعہ اور سنی باہم دست گریباں ہیں۔ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں۔ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں''۔

(مضمون ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی مطبوعہ نوائے وقت جلی ایڈیشن مورخہ 04-9-24)

(ب) اسی کانفرنس کے متعلق ''نوائے وقت'' میں وطنِ عزیز کی معروف سیاسی اور علمی و ادبی شخصیت بشریٰ رحمٰن صاحبہ کا مضمون بعنوان ''مہاتیر محمد...... عالم اسلام کا بڑا نام'' شائع ہوا ہے۔ آیئے اس کی کچھ اہم سطور پڑھتے ہیں۔ بشریٰ رحمٰن صاحبہ موضوعِ سخن کے ذکر میں لکھتی ہیں:

''ظاہر ہے اس ادق مضمون پر خیال باندھنے کے لئے جس شخصیت پر نظر گئی وہ ملائشیا کے سابق وزیر اعظم مہاتیر محمد تھے'' آگے چل کر تحریر کرتی ہیں:

''انہوں نے (جناب مہاتیر محمد نے...... ناقل) فرمایا آج امتِ مسلمہ کو بہت سے چیلنجز (Challanges) کا سامنا ہے اس کا ادراک خود مسلم امہ کو ہونا چاہئے۔ مسائل وہاں سے شروع ہوتے ہیں جب مختلف ادوار میں مصلحتاً اسلام کے معانی یا اسلام کی ترجمانی غلط انداز میں کی جاتی ہے۔ اسلام کے دعویدار اسلام کی ترجمانی اسلام کے اصولوں کے مطابق کریں۔''

آگے چل کر مضمون نگار رقمطراز ہیں:

''بہت سے نقطے بیان کرنے کے بعد آخر میں انہوں نے کہا...... آج مسلم امہ کو صرف ایک ہی چیلنج کا سامنا ہے اور وہ ہے سچ کو تسلیم کرنا۔ سچ تو یہ ہے کہ مسلم امہ خود اپنے مذہب سے دور ہوگئی ہے...... بداعتمادی، تکبر، ریاکاری۔ مذہب نے یہ سب نہیں سکھایا۔ اس لئے آج ہم شرمندہ بھی ہیں اور ناکام بھی......''

(ج) جنگ سنڈے میگزین مورخہ 19/ستمبر 2004ء نے متذکرہ کانفرنس پر ایک مفصل رپورٹ شائع کی ہے۔ جناب مہاتیر محمد کی تقریر کا جو متن اس رپورٹ میں درج ہے اس کے دو مختصر اقتباس نقل کے جاتے ہیں تا کہ عابد نظامی صاحب اور ان کے قبیل کے ''عقلمندوں'' کو اپنا چہرہ دوبارہ نظر آنے لگے۔

''مختلف تشریحات کرنے والوں نے ایک دوسرے پر غیر مسلم ہونے کے الزامات لگائے، اگر ان کے الزامات کو درست تسلیم کرلیا جائے تو آج دنیا میں

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

وقف جدید کی مبارک تحریک کا تاریخی پس منظر اور اس کی ضرورت و اہمیت اور بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی نہایت اہم تاکیدی نصائح۔

گزشتہ سال وقف جدید میں مالی قربانی کے لحاظ سے پاکستان اوّل، امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔

پاکستان میں قربانیوں کے معیار بہت بڑھ گئے ہیں۔ غریبوں کا جذبۂ قربانی جیت گیا ہے۔

مجموعی طور پر اللہ کے فضل سے جماعت نے 22 لاکھ 25 ہزار پاؤنڈز کی قربانی پیش کی ہے۔

مختلف ممالک اور جماعتوں کا وقف جدید میں مالی قربانی اور شمولیت کا جائزہ اور قربانیوں میں آگے بڑھنے کی تاکید۔

باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کرے اور اس کی ان کو عادت ڈالے۔

برلن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایمان افروز تذکرہ۔

اس مسجد کا نام مسجد خدیجہ رکھا گیا ہے۔ پس جہاں یہ مسجد احمدی عورت کو قربانی کے اعلیٰ معیار کی طرف توجہ دلانے والی بنی رہے وہاں دنیا سے بے رغبتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دلانے والی بنی رہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 12رجنوری 2007ء بمطابق 12 صلح 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ- (البقرہ:275)

آج مَیں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کروں گا۔ عموماً جنوری کے پہلے ہفتہ میں، پہلے جمعہ میں اس کا اعلان ہوتا ہے، یا بعض دفعہ دسمبر کے آخر میں بھی ہوتا رہا۔ سفر پر ہونے کی وجہ سے مَیں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ واپس جا کر انشاء اللہ اعلان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آج توفیق دے رہا ہے۔

وقف جدید کی تحریک بھی جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے جس کو 1957ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے جاری فرمایا تھا اور صرف پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ تحریک تھی۔ پاکستان سے باہر کے احمدیوں میں سے اگر کوئی اپنی مرضی سے اس میں حصہ لینا چاہتا تھا تو لے لیتا تھا۔ خاص طور پر اس بارے میں تحریک نہیں کی جاتی تھی کہ وقف جدید کا چندہ دیا جائے۔ اُس وقت جب یہ جاری کی گئی تو حضرت مصلح موعودؓ کی نظر میں پاکستان کی جماعتوں کے لئے دو خاص مقاصد تھے۔ آپؓ نے جب یہ وقف جدید کی انجمن بنائی تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ممبر مقرر فرمایا، اور آپ کو جو ہدایات دیں وہ خاص طور دو باتوں پر زور دینے کے لئے تھیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے جس میں کافی کمزوری ہے اور دوسرے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا کام۔ خاص طور پر سندھ کے علاقہ میں بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو بڑی فکر تھی کہ دیہاتی جماعتوں میں تربیت کی بہت کمی ہے۔ خاص طور پر بچوں میں اور اکثریت جماعت کے افراد کی دیہاتوں میں رہنے والی ہے اور اگر ان کی تربیت میں کمی ہوگی تو پھر آئندہ بہت ساری خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مجھے وقف جدید کا ممبر مقرر فرمایا اور فرمایا کہ سارا جائزہ لو کہ تربیت کی کیا کیا صورتحال ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب مَیں نے جائزہ لیا تو تربیت اور دینی معلومات کے بارے میں انتہائی بھیانک صورت حال سامنے آئی کہ بچوں کو سادہ نماز بھی نہیں آتی تھی اور تلفّظ کی غلطیاں اتنی تھیں کہ کلمہ بھی صحیح طرح نہیں پڑھ سکتے تھے، حالانکہ کلمہ بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں کہلا سکتا۔ بہرحال اُس وقت پاکستان میں ان معلمین کے ذریعہ جن کو معمولی ابتدائی ٹریننگ دے کر میدان عمل میں بھیج دیا جاتا تھا وقف جدید نے ان دو اہم کاموں کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت اور قربانی کے جذبے سے اس کام کو سرانجام دیا۔

سندھ میں ہندوؤں کے علاقے میں تبلیغ کا کام ہوا۔ یہ بھی بہت مشکل کام تھا۔ یہ ہندو جو تھروں میں وہاں کے رہنے والے تھے۔ وہاں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے مزدوری کے لئے سندھ کے آباد علاقہ میں آیا کرتے تھے تو یہاں آ کر مسلمان زمینداروں کی بدسلوکی کی وجہ سے وہ اسلام کے نام سے بھی گھبراتے تھے۔ غربت بھی ان کی عروج پر تھی۔ بڑی بڑی زمینیں تھیں، پانی نہیں تھا اس لئے کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ آمد نہیں تھی اور اسی غربت کی وجہ سے مسلمان زمیندار جن کے پاس یہ کام کرتے تھے انہیں تنگ کیا کرتے تھے اور ان سے بیگار بھی لیتے تھے۔ یا اتنی معمولی رقم دیتے تھے کہ وہ بیگار کے برابر ہی تھی۔ اسی طرح عیسائی مشنوں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے تو ان کی غربت کا فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے بھی اِن کو امداد دینی شروع کی اور اس کے ساتھ تبلیغ کر کے، لالچ دے کر عیسائیت کی طرف ان ہندوؤں کو مائل کرنا شروع کیا تو یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو اس زمانے میں وقف جدید نے کیا اور اب تک کر رہی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور بڑے سالوں کی کوششوں کے بعد اس علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہونا شروع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جو اُس وقت وقف جدید کے ناظم ارشاد تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں کامیابیاں ہونی شروع ہوئیں تو مولویوں نے ہندوؤں کے پاس جا کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم یہ کیا غضب کر رہے ہو، احمدی ہونے سے تو بہتر ہے ہندو ہی رہو۔ ایک خدا کا نام پکارنے سے تو بہتر ہے کہ مشرک ہی رہو۔ یہ مسلمانوں کا حال ہے۔ تو بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور بڑا افضل فرمایا، تھر کے علاقے مِٹّھی اور نگر پارکر وغیرہ میں، آگے بھی جماعتیں قائم ہونا شروع ہوئیں، ماشاء اللہ اخلاص میں بھی بڑھیں، ان میں سے واقف زندگی بھی بنے اور اپنے لوگوں میں تبلیغ کر کے احمدیت

یعنی حقیقی اسلام کو متعارف کروایا، اس کا پیغام پہنچاتے رہے۔ جب ربوہ میں جلسے ہوتے تھے تو جلسے پر یہ لوگ ربوہ آیا کرتے تھے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ انتہائی مخلص اور بڑے اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے لوگ تھے۔ اب تو ماشاء اللہ ان لوگوں کی اگلی نسلیں بھی احمدیت کی گود میں پلی بڑھی ہیں اور اخلاص میں بڑھی ہوئی ہیں، بڑی مخلص ہیں۔ شروع زمانے میں وسائل کی کمی کی وجہ سے وقفِ جدید کے معلمین جنہوں نے میدانِ عمل میں کام کیا وہ بڑی تکلیف میں وقت گزارا کرتے تھے۔ ان علاقوں میں طبی امداد کی، میڈیکل ایڈ (Medical Aid) کی سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ اس لئے اپنے لئے بھی اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے لئے بھی کچھ دوائیاں، ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی وغیرہ ساتھ رکھا کرتے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں موبائل ڈسپنسری ہے، دیہاتوں میں جاتی ہے، میڈیکل کیمپ بھی لگتے ہیں۔ باقاعدہ کوالیفائڈ (Qualified) ڈاکٹر وہاں جاتے ہیں۔ اسی طرح جماعت نے مٹھی میں ایک بہت بڑا ہسپتال بنایا ہے۔ اس میں آنکھوں کا ایک ونگ (Wing) بھی ہے۔ تو وقفِ جدید کی تحریک میں پاکستان کے احمدیوں نے اپنی تربیت اور تبلیغ کے لئے اُس زمانے میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں اور اللہ کے فضل سے اب تک کر رہے ہیں اور کام میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے اور کام بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح جماعت پر فضل فرما رہا ہے یہ تو بڑھتا ہی رہنا ہے۔

یہاں ایک بات جو مَیں اس خطبہ کے ذریعہ سے سندھ کے علاقے کے احمدی زمینداروں کو کہنا چاہتا ہوں اور اسی بات پہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی توجہ دلائی تھی کہ یہ جو ہندو اس علاقے میں رہنے والے ہیں یا ان میں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں، بڑے غریب لوگ ہیں۔ وہ اس غربت کی وجہ سے سندھ کے آباد علاقے میں جہاں پانی کی سہولت ہے مزدوری کی غرض سے آتے ہیں اور بڑی محنت سے مزدوری کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ یہ جو احمدی زمیندار ہیں یہ حسنِ سلوک کیا کریں۔ یہ پیار ہی ہے جو ان لوگوں کو مزید قریب لائے گا اور اللہ تعالیٰ وہاں کے احمدیوں کی قربانیوں کو انشاء اللہ، پھل عطا فرمائے گا۔ اس لئے اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ بہرحال یہ مختصر پس منظر، یہ حالات مَیں نے اس لئے بتائے ہیں تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو اور نئے آنے والوں کو بھی اس تحریک کا مختصر تعارف ہو جائے کیونکہ اب تو وقفِ جدید کی یہ تحریک تمام دنیا میں جاری ہے، لوگ اس کے چندے کی ادائیگی کرتے ہیں۔

جہاں تک پاکستان کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی احمدیوں نے اپنے اخراجات تو آپ سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے وقفِ جدید کی تحریک کو، یعنی مالی قربانی کی تحریک کو ساری دنیا پہ پھیلا دیا، تاکہ دنیا میں جو احمدی آباد ہیں، خاص طور پر یورپ اور امریکہ وغیرہ میں، ان کے چندوں سے ہندوستان میں بھی وقفِ جدید کے نظام کو فعال کیا جائے اور وہاں زیادہ سے زیادہ تربیت اور تبلیغ کا کام کیا جائے۔ اور جس علاقے میں خلافتِ ثانیہ کے دور میں کسی زمانے میں شُدھی کی تحریک چلی تھی اور جس کے توڑ کے لئے جماعت نے اس وقت بڑے عظیم کام کئے تھے، بڑی قربانیاں دی تھیں، اس علاقے میں رہ کر تبلیغ کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1985ء میں فرمایا تھا کہ اس علاقے میں دوبارہ تشویشناک صورتحال ہے اس لئے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور وسیع منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ اور اخراجات کے لئے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ باہر سے رقم آ جائے گی۔ اس لئے پھر جیسا کہ مَیں نے کہا باہر کی جماعتوں میں بھی وقفِ جدید کی یہ تحریک جاری کی گئی تاکہ باہر کی جماعتیں بھی اس نیک کام میں ہندوستان کی جماعتوں کی مدد کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر کی جماعتیں اس تحریک میں بھی مالی قربانی کے لئے لبیک کہنے والی بنیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال وقفِ جدید میں بھی باقی چندوں کی طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ کام میں وسعت دے رہا ہے، جتنا جتنا کام پھیل رہا ہے، اخراجات بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وسائل بھی مہیا فرما رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جماعت کے بڑی تیزی سے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور اس لحاظ سے ضروریات بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے۔ ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں اس طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم بھی ان مالی قربانیوں میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت پر بھی انفرادی طور پر بہت فضل ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ کی طرح آپ اپنی قربانیوں کی طرف بھی خاص توجہ رکھیں تاکہ جو کمزور جماعتیں ہیں ہم ان کی مدد کر سکیں۔ ہندوستان کی نئی جماعتیں بھی ہیں اور افریقہ کی جماعتیں بھی ہیں جو بہت معمولی مالی وسعت رکھتی ہیں۔ گو کہ قربانی کی کوشش کرتی ہیں لیکن جتنی بھی ان کی وسعت ہے اس کے لحاظ سے، اپنے حالات کے لحاظ سے۔ تو ان کی مدد کرنے کے لئے، تربیت و تبلیغ کے لئے، ان کی قربانیوں میں جو کمی رہ گئی ہے، اس کو پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے بیرونی جماعتیں یا ان مغربی ملکوں کی جماعتیں جن کی کرنسی مضبوط ہے، انہیں خدمتِ دین اور دین کی مدد کے جذبے کے تحت ہمیشہ قدم آگے بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں کو حاصل کرنے والا بتایا ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی اس میں بھی یہی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات اور دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا جو اجر ہے وہ میرے پاس ہے اور جس کو مَیں نے اجر دینا ہے اس کو اس بات کا خوف بھی نہیں ہونا چاہئے کہ چندے دے کر ہمارا کیا بنے گا، ہماری اور مالی ضروریات ہیں۔ یہ خیال بھی تمہیں کبھی نہیں آنا چاہئے کہ مالی قربانیوں سے تمہارے مالوں میں کچھ کمی ہو گی۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ان لوگوں کو جو میری خاطر قربانیاں دیتے ہیں، سات سو گنا تک بڑھا کر بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دیتا ہوں۔ پس کسی غم اور کسی خوف کا تو سوال ہی نہیں ہے، ہمیشہ ہر احمدی کو مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت اور رسول سے محبت کا تقاضا ہے کہ قربانی میں ہمارے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہم شامل ہوئے ہیں تو اس محبت اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ اصلاح اور تربیت کے لئے جب مالی قربانی کی ضرورت پڑے تو ہر احمدی ہمیشہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے قربانی میں آگے سے آگے بڑھتا رہے۔

اسی طرح جو مختلف ملکوں کے نومبائعین ہیں انہیں بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہماری ضرورتیں باہر کی جماعتیں پوری کریں گی۔ ہر جماعت نے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا ہے تاکہ تربیت و تبلیغ کے دوسرے منصوبوں پہ توجہ دی جائے۔ جماعت کی ترقی کے دوسرے منصوبوں پر توجہ دی جائے جن کے لئے بہت سے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔

آج کل کے اس ترقی یافتہ دور میں جب ایک طرف ایجادات کی ترقی ہے تو ساتھ ہی اخلاقی گراوٹ کی بھی انتہا ہو چکی ہے۔ اپنی نسلوں کو اس سے بچانے اور دنیا کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے، رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔

جس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس وقت محسوس کیا تھا کہ تربیت کی بہت ضرورت ہے، آج کل بھی کافی تعداد کے لئے اور جو نومبائعین آ رہے ہیں ان کے لئے جس وسیع پیمانے پر ہمیں منصوبہ بندی کرنی چاہئے وہ ہم نہیں کر سکتے۔ اس میں بہت سی وجوہات ہیں اور ایک بڑی وجہ مالی وسائل کی کمی بھی ہے۔ گو کہ ہم جتنا کام پھیلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کام پورا کرتا ہے۔ لیکن جب وہاں تک پہنچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ اس سے زیادہ بھی کر سکتے تھے۔ اگر ہر جگہ معلم بٹھائیں اور بہت سارے افریقین ممالک ہیں، ہندوستان کی بعض جماعتیں ہیں، جہاں بجلی کا انتظام نہیں ہے وہاں بجلی کا انتظام کر کے ایم ٹی اے مہیا کریں جو ایک تربیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اسی طرح کی اور منصوبہ بندی کریں تو اس کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش کرتی ہے کہ کم از کم وسائل کو زیرِ استعمال لا کر زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ یہ معاشیات کا سادہ اصول ہے۔ اور دوسری دنیا میں تو پتہ نہیں اس پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں لیکن جماعت اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور کرنی چاہئے۔ جو بھی جماعتی عہدیدار منصوبہ بندی کرنے والے یا کام کرنے والے یا رقم خرچ کرنے والے مقرر کئے گئے ہوں ان کو ہمیشہ اس کے مطابق سوچنا چاہئے اور منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ بے احتیاطیاں بھی ہو جاتی ہیں اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جو ذمہ دار افراد ہیں وہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کریں کہ جماعت کا ایک ایک پیسہ بامقصد خرچ ہونا چاہئے۔ جماعت میں اکثریت ان غریب لوگوں کی ہے جو بڑی قربانی کرتے ہوئے چندے دیتے ہیں اس لئے ہر سطح پر نظام جماعت کو اخراجات کے بارے میں احتیاط کرنی چاہئے کہ ہر پیسہ جو خرچ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی پر خرچ ہو۔ جب تک ہم اس روح کے ساتھ اپنے اخراجات کرتے رہیں گے، ہمارے کاموں میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابھی تک جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ جہاں کسی کام پر دوسروں کا ایک ہزار خرچ ہو رہا ہو وہاں جماعت کو ایک سو خرچ کر کے وہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو جب تک اس طرح

جماعت احتیاط کے ساتھ خرچ کرتی رہے گی، برکت بھی پڑتی رہے گی۔ جہاں قربانیاں کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی قربانیاں تمام قسم کی بدظنیوں سے بالا ہو کر پیش کریں گے اور جماعت کے افراد اسی سوچ کے ساتھ کرتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ خرچ کرنے والے احتیاط سے خرچ کرنے والے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں، چند ایک ہی ہیں، جو مالی لحاظ سے بہت وسعت رکھتے ہیں لیکن چندے اس معیار کے نہیں دیتے اور یہ باتیں کرتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ جماعت کے پاس تو بہت پیسہ ہے اس لئے جماعت کو چندوں کی ضرورت نہیں ہے، جو ہم دے رہے ہیں ٹھیک ہے۔ جماعت کے پاس بہت پیسہ ہے یا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پیسے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ برکت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے معترضین اور مخالفین کو بھی یہ بہت نظر آتا ہے۔ معترضین تو شاید اپنی بچت کے لئے کرتے ہیں اور مخالفین کو اللہ تعالیٰ ویسے ہی کئی گنا کر کے دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ برکت ڈالتا ہے اور بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ مَیں نے یہاں بعض اپنوں کا ذکر کیا تھا جو کہتے ہیں کہ پیسہ بہت ہے اس لئے یہ بھی ہونا چاہئے اور یہ بھی ہونا چاہئے اور خود ان کے چندوں کے معیار اتنے نہیں ہوتے۔ عموماً جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی منصوبہ بندی سے خرچ کرتی ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کرنے والے بےفکر رہیں اور چندہ نہ دینے کے بہانے تلاش کرنے کی بجائے اپنے فرائض پورے کریں۔ چندوں کی تحریک تو ہمیشہ جماعت میں ہوگی، ہوئی اور ہوتی رہے گی کہ ایمان میں مضبوطی کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہمیں بتایا ہے۔ دنیا کی تمام منصوبہ بندیوں میں مال کی ضرورت پڑتی ہے، اس کا بہت زیادہ دخل ہے اور یہ منصوبہ بندی جس میں مال دین کی مضبوطی کے لئے خرچ ہو رہا ہو اور جس کے خرچ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دے رہا ہو کہ تمہارے خوف بھی دور ہوں گے اور تمہارے غم بھی دور ہوں گے اور اجر بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اتنا اجر ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں تو اس سے زیادہ مال کا اور کیا بہتر استعمال ہو سکتا ہے۔ ہر دینے والا جب اس نیت سے دیتا ہے کہ مَیں دین کی خاطر دے رہا ہوں تو اس نے اپنا ثواب لے لیا۔ کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے، اول تو صحیح طریقے سے خرچ ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں تھوڑی بہت کمزوری ہے بھی تو چندہ دینے والے کو بہرحال ثواب مل گیا۔ اس لئے ہمیشہ ہر وہ احمدی جس کے دل میں کبھی انقباض پیدا ہو وہ اپنے اس انقباض کو دور کرے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس لگا کر وصول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادے پر چھوڑتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ بندے کی مرضی پر چھوڑ کر پھر اس کا اجر بھی بے حساب دیتا ہے۔ پابند نہیں کر رہا کہ اتنا ضرور دینا ہے۔ چھوڑ بھی بندے کی مرضی پر رہا ہے، ساتھ فرما رہا ہے جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر بھی دوں گا۔ صرف یہ ہے کہ خرچ کرنے والے کی نیت نیک ہونی چاہئے۔ اس سے زیادہ سستا اور عمدہ سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو رقمیں تو مہیا ہو جاتی ہیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا تربیتی اور تبلیغی پروگراموں میں گنجائش موجود ہے اس لئے جتنا وہاں کام ہونا چاہئے تھا اتنا نہیں ہو رہا۔ اس لئے اس طرف پھر ایک نئے ولولے اور جوش کے ساتھ توجہ دیں۔ گزشتہ سال جب قادیان گئے تو توجہ دلانے پر بہتری کی طرف ہل جل تو پیدا ہوئی ہے۔ مالی قربانی کے جو انہوں نے اعداد و شمار بھجوائے ہیں ان سے بھی پتہ چلتا ہے کہ تربیت کی طرف توجہ ہے اور اسی وجہ سے پھر مالی قربانی کی طرف بھی لوگوں کی توجہ ہوئی ہے۔ وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں اس سال انہوں نے 4 ہزار کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن یہ بات شاید پہلی دفعہ ہے کہ جو بجٹ انہوں نے بنایا تھا اور پچھلے سال سے بڑھ کر بنایا تھا اس بجٹ سے انہوں نے نومبائعین کے علاقے میں دو لاکھ 30 ہزار زائد وصولی بھی کر لی ہے اور فی کس ادائیگی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چاہے معمولی اضافہ ہے لیکن ان کے لحاظ سے یہ معمولی اضافہ بھی بہت ہے۔ گو پانچ ساڑھے پانچ روپے کے قریب اضافہ ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چندہ دینے والوں کی اکثریت نومبائعین یا چند سال پہلے کے بیعت کنندگان کی ہے۔ پس اس طرف مزید توجہ کریں۔

ہندوستان کی جماعتیں ابھی تک اپنے اخراجات کا یعنی وقف جدید پر ہونے والے اخراجات کا تقریباً تین فیصد اپنے وسائل سے پورا کر رہی ہیں۔ یہ مختصر کوائف جو مَیں نے دیئے ہیں یہ ہندوستان کی جماعتوں کو توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں۔ اس طرح جو بیعتوں کی تعداد ہے اس حساب سے بھی شمولیت میں بہت گنجائش ہے۔ اگلے سال ہندوستان کو بھی اپنے لئے کم از کم شامل ہونے والوں کا 5 لاکھ کا ٹارگٹ رکھنا چاہئے۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ دعاؤں اور توجہ سے اس کام میں پڑیں گے تو کوئی مشکل نظر نہیں آئے گی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1985ء میں یہ تحریک تمام دنیا کے لئے کر دی تھی اور مقصد ہندوستان کی جماعتوں کی مدد کرنا تھا۔ اعداد و شمار سے آپ دیکھ چکے ہیں کہ ہندوستان اپنے وسائل سے فی الحال تین فیصد اخراجات پورے کر رہا ہے اور 97 فیصد اخراجات باہر کی دنیا پورے کرتی ہے اور اس میں یورپ اور امریکہ کے بڑے ممالک ہیں۔ اس سال یورپ اور امریکہ کے ممالک کی وقف جدید میں کل وصولی بمشکل ہندوستان کے خرچ پورے کر رہی ہے۔ اور افریقہ کی جماعتوں کے بہت سارے اخراجات دوسری مدات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ تو ان ممالک کو جو مغرب کے ممالک ہیں بھارت اور افریقہ کے وقف جدید کے اخراجات پورے کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس سوچ کے ساتھ قربانی ہونی چاہئے۔ یہاں گنجائش موجود ہے یہ مَیں نے جائزہ لیا ہے۔ مَیں ایک دفعہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ عموماً یہاں دوسرے اخراجات اور منصوبوں کا عذر کیا جاتا ہے کہ وہاں زیادہ خرچ ہو گیا، اَور منصوبے شروع ہو گئے اس لئے اس میں اتنی کمی رہ گئی۔

تو یہ جو منصوبے ہیں یا دوسرے اخراجات ہیں، یہ پاکستان میں بھی ہیں لیکن وہاں قربانی کے معیار بڑھ رہے ہیں۔ جیسے سپرنگ کو جتنا زیادہ دباؤ اتنا زیادہ وہ اچھل کر باہر آتا ہے اور جو چیز اس پر پڑے اس کو اچھال کر پھینکتا ہے۔ تو احمدیوں کے حالات جتنے بھی وہاں خراب ہوتے ہیں اتنا زیادہ اچھل کر ان کی قربانیوں کے معیار بڑھ رہے ہیں اور باہر آ رہے ہیں۔ اور دوسری دنیا میں بھی جہاں جہاں بھی کوئی سختی جماعت پہ آئی وہاں قربانیوں کے معیار بڑھے ہیں۔ تو مغربی دنیا اس انتظار میں نہ رہیں کہ ضرور حالات خراب ہوں تو ہم نے قربانیاں بڑھانی ہیں بلکہ اپنے ان بھائیوں کے لئے قربانیوں کی طرف مزید توجہ دیں۔

ہاں تو مَیں مغربی ممالک کی گنجائش کی بات کر رہا تھا۔ تو سب سے پہلے مَیں کینیڈا کو لیتا ہوں۔ یہاں بھی اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے اور شاید 20-25 ہزار سے زیادہ تعداد ہے۔ ان پاکستانی احمدیوں کو جو وہاں رہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ پر ہندوستان کا بہت حق ہے۔ اکثر کی جڑیں وہیں سے شروع ہوتی ہیں۔ کینیڈا میں وقف جدید میں شامل افراد کی تعداد صرف 12,862 ہے اور فی کس 40 کینیڈین ڈالرز ہے جبکہ تعداد اور قربانی کی استعداد دونوں میں یہاں پہ گنجائش موجود ہے تو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

پھر جرمنی ہے، جس کی فی کس قربانی 15 یورو ہے۔ شاملین ماشاء اللہ اچھی تعداد میں ہیں، 22 ہزار 500 کچھ۔ بہرحال جرمنی میں بھی اکثریت پاکستانی ہے۔ 15 یورو میرے لحاظ سے کم ہے۔ اس طرف ان کو توجہ کرنی چاہئے۔

امریکہ ہے، ان کی ادائیگی ماشاء اللہ اچھی ہے 137 ڈالرز فی کس۔ لیکن وقف جدید میں چندہ دینے کی تعداد میں جو لوگ شامل ہیں ان میں اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔

اور اب UK والے نہ سمجھیں کہ ان کو بھول گیا ہوں، پیش کر دیتا ہوں۔ تحریک جدید کے جو بعض اعداد و شمار مَیں نے پیش کئے تھے اس کے بعد کچھ ہل جل ہوئی تھی بعض جماعتوں میں بھی اور مرکزی طور پر بھی۔ تو یہاں بھی وقف جدید کا چندہ فی کس 34 پاؤنڈ ہے۔ اگر اس طرح لیں تو مہینے کا تقریباً پونے تین پاؤنڈز۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ جو باہر جاتے ہیں تو ایک وقت میں اس سے زیادہ کے چپس وغیرہ اور دوسری چیزیں اپنے بچوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اس میں شمولیت کی بھی کافی گنجائش ہے۔ 12024 کی تعداد میں شمولیت۔ اس سے اَور زیادہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ مَیں نے جو ریجنز کا جائزہ لیا ہے اس میں سکاٹ لینڈ ریجن کی شمولیت ماشاء اللہ سب سے اچھی ہے تقریباً 81 فیصد۔ اور اس کے بعد ساؤتھ ویسٹ ریجن ہے جس میں کارنوال وغیرہ شامل ہیں اس کی 80 فیصد شمولیت ہے۔ نارتھ ایسٹ ریجن کی 78 سے اوپر ہے۔ لیکن یہاں نارتھ ایسٹ میں باقی تو ٹھیک ہے سکنتھروپ والے اکثر ڈاکٹر ہیں ان کی شمولیت بہت کم ہے۔ اور سب سے کم ساؤتھ ریجن میں 54 فیصد شمولیت ہے۔ تو شمولیت کے لحاظ سے کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

سے زیادہ تعداد وقف جدید میں شامل ہو اور اس میں بچوں کو شامل کریں۔ آگے کوائف مَیں دوبارہ بتاؤں گا بلکہ یہاں مَیں بتا ہی دیتا ہوں اس سے متعلقہ ہی ہیں۔

تحریک جدید میں مَیں نے بریڈفورڈ کو توجہ دلائی ان کے بڑے خط آئے تھے کہ ہم وقف جدید میں اس دفعہ یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے۔ تو ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی شمولیت میں بھی لندن مسجد کا جو علاقہ ہے وہ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمبر ایک پر ہی ہے۔ 62 پاؤنڈز سے اوپر تقریباً 63 پاؤنڈز فی کس ہے۔ اور بریڈفورڈ جنہوں نے بہت دعوے کئے تھے وہ 38 پاؤنڈز پر ہیں۔ اسی طرح برمنگھم بہت ہی نیچے ہے وہاں اچھے بھلے کھاتے پیتے لوگ ہیں، بہت بڑھ سکتے ہیں، مانچسٹر میں بڑھ سکتے ہیں۔ دوسری جماعت جو اپنے لحاظ سے اچھی قربانی کرنے والی ہے وہ ووسٹر پارک ہے۔

تو یہ اور ہندوستان کے کوائف مَیں نے اس لئے بتائے ہیں کہ آپ لوگوں کو ضرورت کا بھی اندازہ ہو جائے اور اپنی قربانی کا بھی۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنا بوجھ نہ ڈالو جو برداشت نہ ہو سکے اور عفو پر عمل کرو یعنی اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھو۔ ان کو پورا کرو۔ لیکن ضروریات کی بھی کوئی حد مقرر ہونی چاہئے اس کے بھی معیار ہونے چاہئیں۔ ورنہ اس زمانے میں جتنا دنیاوی چیزوں کی خواہش کرتے جائیں گے، خواہشیں بڑھتی جائیں گی اور قسم قسم کی جو چیزیں بازار میں دیکھتے ہیں وہ آپ کی خواہشات کو مزید بھڑکاتی ہیں تو اس لحاظ سے بھی دیکھنا چاہئے کہ عفو کی تعریف کیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمانی حالت کی بہتری کے لئے بھی قربانی کی ضرورت ہے۔ تو اپنے بچوں میں بھی اس قربانی کی عادت ڈالیں تا کہ جب وہ بڑے ہوں تو ان کی خواہشات کی جو ترجیحات ہیں ان میں اللہ کی خاطر مالی قربانی سب سے اوّل نمبر پر ہو۔ اس سے ایک تو شاملین کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گا اور جو عفو کے معیار ہیں وہ ترجیحات بدل جانے سے بدل جائیں گے۔ جو لوگ بچوں کو بھی جب جیب خرچ دیتے ہیں تو ان کو اس میں سے چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔ عیدی وغیرہ میں سے چندہ دینے کی عادت ڈالیں، ان مغربی ممالک میں مَیں نے اندازہ لگایا ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ بازار سے کھانا برگر وغیرہ جو ہیں اور بڑے شوق سے کھائے جاتے ہیں اور جو مزے کے لئے کھائے جاتے ہیں، ضرورت نہیں ہے۔ اگر مہینے میں صرف دو دفعہ یہ بچا کر وقف جدید کے بچوں کے چندے میں دیں تو اسی سے وصولی میں 25 سے 30 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔

تو وقف جدید کو جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پاکستان میں بچوں کے سپرد کیا تھا۔ مَیں بھی شاید پہلے کہہ چکا ہوں، نہیں تو اب یہ اعلان کرتا ہوں کہ باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کرے اور اس کی ان کو عادت ڈالے تو بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑے خرچ پورے کر لے گی اور یہ کوئی بوجھ نہیں ہو گا۔ جب آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں سے بچت کرنے کی ان کو عادت ڈالیں گے اسی طرح بڑے بھی کریں اور اگر یہ ہو جائے تو ہندوستان کے اخراجات اور کچھ حد تک افریقہ کے اخراجات بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔

بہرحال اس مختصر تاریخ وقف جدید اور کوائف کے بعد مَیں مجموعی کوائف بھی بتا دیتا ہوں جس میں ملکوں کی پوزیشن ہو گی اور پاکستان کے شہروں کی پوزیشن بھی۔

مجموعی طور پر اللہ کے فضل سے جماعت نے 22 لاکھ 25 ہزار پونڈز کی قربانی پیش کی ہے جو گزشتہ سال کی نسبت 83 ہزار پاؤنڈز زیادہ رہی ہے۔ اور اس میں گو کہ مقامی ملکوں کے مطابق قربانیوں کے معیار بڑھے ہیں لیکن پاؤنڈز کے مقابلے میں امریکہ اور پاکستان میں بھی کرنسی کا ریٹ بہت کم ہو گیا ہے۔ یعنی ان کی کرنسیوں کے معیار کم ہو گئے ہیں۔

دنیا بھر کی جماعتوں میں ریٹ (Rate) گرنے کے باوجود پاکستان نمبر ایک پہ ہے۔ امریکہ پہلے نمبر ایک پہ ہوتا تھا۔ ان کو شاید یہ احساس ہو کہ ہماری کرنسی شاید گری ہے اس لئے ہم دوسرے نمبر پر چلے گئے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں قربانیوں کے معیار بہت بڑھ گئے ہیں۔ غریبوں کا جذبہ قربانی جیت گیا ہے۔ پس پاکستان کے احمدیوں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ اس جذبے کو جو آپ میں پیدا ہو گیا ہے کبھی مرنے نہ دیں اور ہر مخالفت کی آندھی اس جذبے کو مزید ابھارنے والی ہوتا کہ آپ کی قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جائیں۔

تو مجموعی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پہ، امریکہ نمبر دو پہ، برطانیہ نمبر تین پہ، یہ انہوں نے Maintain رکھا ہوا ہے ۔ جرمنی نمبر چار پہ، کینیڈا پانچ، ہندوستان چھ، انڈونیشیا سات، بلجیم آٹھ، آسٹریلیا نو اور دسویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔ لیکن فرانس بھی تقریباً ان کے قریب ہی ہے، معمولی فرق ہے۔ یورپین ممالک میں فرانس میں دعوت الی اللہ کا کام بہت اچھا ہو رہا ہے اور انہوں نے دُور کے فرنچ جزائر میں جا کر وہاں بھی تبلیغ کی ہے اور اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ فرانس کو چاہئے کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے نومبائعین کو چندوں میں بھی شامل کریں اور ان کو مالی قربانی کی بھی عادت ڈالیں۔ بلجیم کی بھی چندوں کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔

وقف جدید میں شامل ہونے والے افراد چار لاکھ 92 ہزار سے اوپر ہیں۔ اور اس سال 26 ہزار 700 کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں بہت گنجائش ہے۔ اگر جماعتیں کوشش کریں تو بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں کیونکہ اطفال اور بالغان کے دو مقابلے ہوتے ہیں پہلے بڑوں کا ہے۔ لاہور کی جماعت اوّل ہے، کراچی دوم ہے اور ربوہ سوئم ہے۔ اس کے بعد اضلاع میں راولپنڈی اوّل ہے۔ پھر سیالکوٹ، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، میرپورخاص، سرگودھا، گجرات اور بہاولنگر۔ اور دفتر اطفال میں اوّل لاہور ہے دوم کراچی، سوئم ربوہ کی پوزیشن ہے۔ اور اضلاع میں اسلام آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، شیخوپورہ، فیصل آباد، میرپورخاص، سرگودھا، گجرات اور بہاولنگر۔ تقریباً وہی پوزیشن ہے۔

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر اپنی ضرورتوں کو قربان کیا اور مالی قربانی کی بہترین جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت دے۔

دینی ضرورتوں میں تو وسعت پیدا ہوتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ضرورتیں پوری کرتا رہے گا لیکن ہر احمدی ہمیشہ یاد رکھے کہ وہ اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اس کی خاطر مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہے۔ جماعت میں مختلف منصوبے ہمیشہ جاری رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک طرف قربانی دی تو دوسری طرف قربانی کے لئے تھک کر بیٹھ گئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں جہاں بیٹھے وہاں پھر کمزوریوں پہ کمزوریاں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کبھی اس سوچ کو ذہن میں نہ آنے دیں کہ فلاں جگہ قربانی کر دی تو کافی ہے۔ اگلے جہان میں کام آنے والا بہترین مال وہ ہے جو اللہ کی راہ میں قربان کیا گیا ہو۔ آج کل جماعتوں میں، دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر کی طرف بہت توجہ ہو رہی ہے۔ کسی چندے یا کسی تحریک میں ایک طرف توجہ ہو جائے تو اس توجہ کو مساجد کی تعمیر میں روک نہیں بننا چاہئے بلکہ اس طرف توجہ قائم رہنی چاہئے۔ برطانیہ میں بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ہر سال پانچ مساجد بنانے کا انگلستان کی جماعتوں نے وعدہ کیا ہے۔ بریڈفورڈ میں تعمیر ہو رہی ہے۔ دو اور جگہ بھی کارروائی ہو رہی ہے انشاءاللہ شروع ہو جائے گی۔ تو یہ کام ساتھ ساتھ جاری رہنے چاہئیں۔ کیونکہ مسجد ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کا بھی اور تبلیغ کا بھی۔

لجنہ کی ایک میٹنگ میں بڑے زوردار طریقے سے عورتوں نے درخواست کی کہ ہمیں فلاں فلاں جگہ بچوں کی تربیت میں دِقّت پیدا ہو رہی ہے (یہیں UK کی شوریٰ تھی یا کوئی اور میٹنگ تھی) تو ہمیں مساجد بنا کے دی جائیں، بہت ضروری ہیں۔ تو ان کو مَیں نے یہی جواب دیا تھا کہ مساجد ضروری ہیں اس سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن یہ بنانی آپ نے خود ہیں، کسی نے باہر سے آ کے بنا کے نہیں دینی۔

پھر جب نیشنل شوریٰ ہوئی ہے تو اس وقت جب مَیں نے توجہ دلائی تو جماعت نے اللہ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے بتایا ہر سال پانچ مساجد بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بھی عطا فرمائے کہ مکمل کر سکیں۔

گزشتہ دنوں میں جب مَیں جرمنی گیا تھا، وہاں بھی زیادہ مقصد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کے لئے، سنگ بنیاد یا افتتاح کے لئے جانا تھا۔ تین کا افتتاح بھی ہوا، سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ ایک مسجد جرمنی ہالینڈ کے بارڈر پر ہے واپس آتے ہوئے اس کا افتتاح ہوا۔ وہ ابھی مکمل نہیں ہوئی لیکن ان کی خواہش تھی کہ اس میں نماز پڑھ لی جائے اسی کو ہم افتتاح سمجھیں گے، اس کی تھوڑی سی فنشنگ رہتی ہے تو وہ انشاءاللہ تعالیٰ

میراج
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
MIRAGE
HOTEL
LAHORE
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

جلدی کر لیں گے۔

وہاں ایک بہت بڑی مسجد مجلس انصاراللہ جرمنی نے بنائی ہے۔اس میں تقریباً سات آٹھ سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں اور مسجد کے طور پر جرمنی میں یہ سب سے بڑی مسجد ہے جو خاص اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ہال وغیرہ نہیں بلکہ زمین پہ خاص طور پر مسجد کے مقصد کے لئے جو مسجد کھڑی کی گئی ہے، وہ ابھی تک جرمنی میں یہی بڑی مسجد ہے۔اس کے ساتھ گیسٹ ہاؤس بھی ہے، مشنری ہاؤس بھی ہے، دفتر وغیرہ بھی ہیں۔

پھر جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ سب سے بڑا بریک تھرو (Break Through) یا بڑی کامیابی جو ہے وہ مسجد برلن کا سنگ بنیاد تھا۔وہاں مخالفت زوروں پر ہے۔ابھی بھی مخالفین یہی کہتے ہیں کہ ہم اس مسجد کو بننے نہیں دیں گے اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے۔گو کہ انتظامیہ کا خیال ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی کیونکہ قانونی تقاضے پورے ہو رہے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ہر طرح سے مدد فرماتا ہے اور یہ نظارے ہم دیکھتے رہے۔پہلے امیر صاحب کا خیال تھا کہ ایک مہینہ پہلے جلدی آ جاؤں تاکہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے۔لیکن جب دسمبر میں مَیں نے جانے کا فیصلہ کیا تو اس وقت تک ان کو مسجد کی تحریری اجازت نہیں ملی تھی۔تحریری اجازت بھی میرے جانے کے بعد انہیں ملی ہے تو اس کے بعد کوئی قانونی روک نہیں تھی۔اس کے بغیر اگر ہم جاتے تو کئی قباحتیں پیدا ہو سکتی تھیں اور بنیاد رکھنا بھی ممکن نہیں تھا۔

پھر وہاں کے میئر اور MP آئے اور انہوں نے بھی جماعت کی تعلیم کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ہمارے لوگوں کی ساری فکریں دور ہو جائیں گی۔جس دن افتتاح تھا جب ہم وہاں گئے ہیں تو چالیس پچاس کے قریب مخالفین تھے جو نعرے لگا رہے تھے۔لیکن جرمنی میں ایک دوسرا گروپ بھی ہمیں نظر آیا۔جب ہم گئے ہیں انہوں نے بھی بینر اٹھایا ہوا تھا اور وہ جماعت احمدیہ کے حق میں تھا کہ یہاں جماعت ضرور مسجد بنائے اور اس میں کوئی روک نہ ڈالی جائے۔جماعت نے ان کو نہیں کہا تھا اور نہ وہ جانتے تھے۔خود ہی کھڑے ہو گئے۔یہ بھی اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے توڑ کے لئے خود ہی وہاں انتظام فرما دیا۔پھر یہ جوان کا چھوٹا سا جلوس تھا اس پر بھی تین چار شہریوں نے ان کے بینر چھیننے کی کوشش کی کہ یہ کیوں کر رہے ہو۔اللہ تعالیٰ نے خود ہی ایسا سامان پیدا کر دیا کہ مخالفین کو ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ان کے اپنے لوگ ہی ان کو روکنے والے تھے۔

جو مخالفین تھے (لوگ اتنے زیادہ تو تھے نہیں) انہوں نے ایک ٹیپ ریکارڈر میں ایک آواز ریکارڈ کی ہوئی تھی۔کسی ٹنل میں سے کوئی جلوس گزرا اس کی بڑی گونج تھی لگتا یہ تھا کہ بہت بڑا جلوس ہے اور آوازیں نکال رہا ہے۔لیکن لگتا ہے ان کو بھی مُلّاؤں کی ٹریننگ تھی کہ ٹیپ ریکارڈر استعمال کرو۔جو وہاں MP آئے ہوئے تھے انہوں نے بڑی حیرت سے اس بات کا اظہار کیا کہ مَیں تو ایک عرصے سے جماعت کو جانتا ہوں میرے خیال میں بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ کی مسجد کی مخالفت ہو رہی ہوگی۔یہ تو بڑی امن پسند اور پیار کرنے والی جماعت اور پیار پھیلانے والی جماعت ہے۔اخباروں اور ٹی وی نے بھی بڑی اچھی کوریج دی۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی جرمنی کے خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برلن میں مسجد کی تعمیر کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا اور آپؓ کی بڑی شدید خواہش تھی۔اور اس وقت ایک ایکڑ رقبہ کا قریباً سودا بھی ہو گیا تھا بلکہ میرا خیال ہے لیا بھی گیا تھا اور آج کل کے حالات میں اتنا بڑا رقبہ ملنا ممکن نہیں، کافی مشکل ہے کیونکہ زمینیں کافی مہنگی ہیں۔جرمنی میں عموماً جو پلاٹ مساجد کے لئے خریدے جا رہے ہیں وہ بڑے چھوٹے ہوتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ یہاں تقریباً ایک ایکڑ سے زائد کا رقبہ برلن کی مسجد کے لئے مل گیا ہے اور اللہ میاں نے بڑی سستی قیمت پر دلا دیا۔جبکہ باقی مساجد جو وہاں بن رہی ہیں اس سے چوتھے پانچویں حصے میں بن رہی ہیں۔

پہلے مَیں یہ بتا دوں کہ حضرت مصلح موعودؓ کا جو اس وقت کا منصوبہ تھا وہ نقشہ دیکھ کے آدمی حیران ہوتا تھا۔600 نمازیوں کے لئے ہال کی گنجائش تھی، مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، پھر اس میں 13 کمرے تھے جو سٹوڈنٹس کے لئے، طلباء کے لئے رکھے گئے تھے، اب جو مسجد بن رہی ہے اس کے نقشے میں بھی تقریباً 500 نمازیوں کے لئے گنجائش ہوگی اسی طرح باقی چیزیں ہیں۔اور اگر فوری نہیں تو بعد میں کبھی جب بھی سہولت ہو، انشاءاللہ تعالیٰ اس کو وسعت دی جا سکتی ہے۔1923ء میں جب تحریک ہوئی تھی تو لجنہ اماء اللہ نے تعمیر کے لئے رقم جمع کی تھی۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ کیونکہ یورپ میں عورتوں کے بارے میں یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دین کا مرکز بن رہا ہے اس میں مسلمان عورتوں نے جرمنی کے نومسلم بھائیوں کے لئے مسجد تیار کروائی ہے تو کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے۔تو جرمنی کی لجنہ کو جب یہ علم ہوا کہ پہلی کوشش مسجد کی تعمیر کی تھی اور عورتوں کی قربانیوں سے بننی تھی تو لجنہ جرمنی نے کہا کہ ہم اس مسجد کا خرچ برداشت کریں گی جو تقریباً ڈیڑھ ملین سے 2 ملین یورو کے قریب ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے اور ان کے مال و نفوس میں برکت ڈالے اور جلد سے جلد اپنا یہ وعدہ پورا کر سکیں تاکہ اپنا وعدہ پورا کر کے دوسرے منصوبوں اور قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔

اس مسجد کا نام خدیجہ مسجد رکھا گیا ہے۔پس لجنہ ہمیشہ یاد رکھے کہ یہ مبارک نام اس پاک خاتون کا ہے جو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر ایمان لائیں اور آپؐ پر اپنا سارا مال قربان کر دیا۔پس جہاں یہ مسجد احمدی عورت کو قربانی کے اعلیٰ معیار کی طرف توجہ دلانے والی بنی رہے وہاں دنیا سے بے رغبتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دلانے والی بنی رہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی بنی رہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو ہمیشہ آگے سے آگے بڑھانے والی ہوں۔مشرقی جرمنی میں یہ جو برلن میں مسجد بن رہی ہے، یہ ایک مسجد ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلیں اور مساجد تعمیر کرنے والی بھی ہوں اور کرتی چلی جائیں اور ان کو آباد کرنے والی بھی ہوں اور خدائے واحد کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے والی ہوں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پورا کرنے والی ہوں اور اس میں مددگار بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھلائے جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر کے خدائے واحد کے حضور جھکتا ہوا دیکھیں۔آمین

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: خدائی نصرت کس کے ساتھ ہے؟
از صفحہ نمبر 4

کوئی ایک مسلمان نہیں ملے گا۔ہم شیعہ سنی کے تفرقوں میں بٹ گئے، دونوں خود کو مسلمان کہتے ہیں، مگر ایک دوسرے سے لڑتے بھی ہیں، قتل بھی کرتے ہیں...... پیغمبر اسلام نے مسلمان کی واضح تعریف کی ہے کہ مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہو اور محمدؐ کو اللہ کا رسول مانتا ہو- ہمارے ایمان کے مطابق مسلمانوں کو مارنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا- یہ گناہ ہے، مگر ہم ایک دوسرے کو مارنے کا جواز یہ فراہم کرتے ہیں کہ جسے ہم نے مارا، وہ ہمارے عقیدے کے مطابق مسلمان نہیں تھا، اگرچہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے، اس طرح اسلام کی اور تعلیمات و احکامات کی بھی ہم نفی کرتے ہیں"۔

(کالم نمبر 1)

❁......جناب مہاتیر محمد کی تقریر کا ایک اور اقتباس بغور پڑھئے:

"دورِ جدید میں امتِ مسلمہ کو جو چیلنج درپیش ہیں، وہ سچ بولنا اور سچائی کو تسلیم کرنا ہیں۔ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم اسلام کی بنیاد سے بھٹک گئے ہیں اور ہزاروں فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔"

(رپورٹ مطبوعہ "جنگ سنڈے میگزین" مورخہ 19 ستمبر 2004ء صفحہ 9 کالم 2)

❁......"پوری دنیا کی امتِ مسلمہ آج اس قدر ضعف کا شکار ہے کہ اپنا دفاع تو دور کی بات ہے یہ اپنے حق میں بات کرنے کی ہمت بھی نہیں رکھتی- مسلمانوں کے پاس اربوں ڈالر کے اثاثے، تیل کی بے شمار دولت، بھرپور افرادی قوت اور سب سے بڑھ کر قرآن و سنت کی شکل میں بہترین اور کامیاب زندگی گزارنے کا نسخہ موجود ہے لیکن اس کے باوجود مسلمان دنیا بھر میں ہر مقام پر ناکام اور بے بس نظر آتے ہیں ......انہوں نے مزید کہا کہ اس کمزوری اور ناکامی کی وجہ ہمارے اپنے اعمال ہیں- ہم نے اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے کو ترک کر کے قرآن اور سنت سے منہ موڑ لیا ہے۔" (نوائے وقت مورخہ 27/ اپریل 2004ء صفحہ آخر و صفحہ ۱۴)

❁......اب ذرا نوائے وقت اور "دی نیشن" کے چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی کا یہ فرمان بھی ملاحظہ فرمائیے-

"انہوں نے کہا کہ جب تک مسلمان حکمران باغیرت مسلمان نہیں بنتے وہ دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے- جماعتِ اسلامی اور دیگر اسلامی جماعتیں یہ کہتی ہیں کہ یہ اسلام کی صدی ہے حالانکہ لگ ایسا رہا ہے کہ یہ مسلمانوں کے جوتے کھانے کی صدی ہے۔وہ سو پیاز بھی کھا رہے ہیں اور جوتے بھی کھا رہے ہیں- خدا کرے انہیں اس عذاب سے نجات مل سکے-"

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ 21/ فروری 2003ء صفحہ آخر و صفحہ 8)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ:دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر16

ملے گا۔ پہلے دن سے ہی بچوں کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں اور اپنے پاک نمونے ان کے سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچوں میں دینی علم اور قربانی کے جذبہ کا معیار کم ہوتا جاتا ہے، قرآن کریم بھی ٹھیک پڑھنا نہیں آتا۔ اس حوالہ سے میں تمام جامعہ کے طلباء کو کہتا ہوں کہ جب آپ نے خود کو وقف کیا ہے تو پھر اعلیٰ معیار حاصل کریں۔ اگر آدھا دین اور آدھی دنیا کے چکر میں رہنا ہے تو پھر وقف کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے تقاضے پورے کرنے والا بنائے۔

حضور انور نے تمام احباب کو عید مبارک کہی اور دعا سے قبل اسیران، شہداء، واقفین، کارکنان اور احمدیت کی جلد ترقی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے مستورات کے ہال میں تشریف لے گئے، انہیں عید مبارک کے تحفہ سے نوازا اور پھر واپسی کیلئے حضور کے قافلہ کی یہاں سے روانگی ہوئی۔

جگہ کی قلت کے باعث جرمنی جماعت کی طرف سے صرف قریبی ریجنز کے احمدیوں کو Gross Gerau (گروس گراؤ) میں عید پڑھنے کی اجازت تھی۔ چنانچہ حضور انور کی کشش اور آپ کی اقتداء میں نماز عید کی برکات سمیٹنے کے لئے سات ہزار مرد وزن یہاں پہنچے جنہوں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز عید ادا کی اور براہ راست حضور کا بصیرت افروز خطبہ عید سنا۔ ہالز میں لوگوں کے سمٹنے کے باوجود صرف ساڑھے چھ ہزار کی گنجائش پیدا ہوسکی لہٰذا پانچ صد کے قریب احباب باہر کھلے آسمان تلے اپنے آقا کی اقتداء کی برکات سے متمتع ہوئے۔ حضور انور کا خطبہ عید MTA کے بابرکت نظام کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔

ہر آن خدا تعالیٰ کے پیار کے عجیب نظارے نظر آتے ہیں، صاف دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سردی اور بادلوں سے بارش برسانے کے کام پر مامور فرشتوں کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ میرا یہ محبوب بندہ جہاں بھی جائے وہاں نہ زیادہ سردی ہونے دینی ہے اور نہ ہی بارش برسانی ہے تا کہ جس جہاد پر یہ نکلا ہے اس میں اسے اور اس کی برکت سے اس کے غلاموں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ قادیان کے جلسہ کے روز موسم ابر آلود تھا، سارا پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اختتام پذیر ہوا اور چونکہ بادلوں اور بارش کا جلسہ سالانہ قادیان اور پھر جلسہ سالانہ ربوہ کے ساتھ شروع سے ہی ایک رشتہ رہا ہے، چنانچہ اس روز پروگرام ختم ہونے پر خدا تعالیٰ نے رحمت باراں کی چند بوندیں برسا کر ہماری اس یاد کو تازہ کر دیا۔ لیکن آج چونکہ کچھ لوگوں کو باہر کھلے آسمان تلے نماز عید ادا کرنا تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سورج کو بادلوں پر غالب کر کے سردی کی شدت کو کم کر دیا اور ان لوگوں کیلئے تمازت کے سامان پیدا فرما دیئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

ساڑھے گیارہ بجے عید گاہ سے واپسی ہوئی اور حضور انور حضرت بیگم صاحبہ کے ہمراہ فرینکفرٹ کے علاقہ Zeilsheim (سائلس ہائم) میں سلسلہ کے خادم مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اہل خانہ کو عید کی مبارک باد دی اور کچھ دیر اہل خانہ کے پاس گزارنے کے بعد سوا بارہ بجے بیت السبوح کیلئے روانہ ہوئے اور 12:34 پر بیت السبوح میں حضور انور کی آمد ہوئی۔ لوگ حضور انور کو عید مبارک کہنے اور آپ کا دیدار کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے تھے، حضور انور نے سب احباب کو ہاتھ ہلا کر عید کی مبارک باد دی اور ازراہ شفقت قافلہ کے افراد کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

عید کی دعوت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بیت السبوح میں دوپہر کے وقت عید کی دعوت کا انتظام تھا جس میں جرمنی کی نیشنل عاملہ، ذیلی تنظیموں کے صدور، مربیان سلسلہ، بیت السبوح اور بیت القیوم کے رہائشی احباب نیز بعض دیگر افراد جماعت کو مدعو کیا گیا تھا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور کے دعوت کی تقریب میں تشریف لانے پر کھانا پیش کیا گیا ۔ کھانے اور دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا دو بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اوبرش باغ کی سیر

4:35 بجے حضور انور سیر کیلئے باہر تشریف لائے، گاڑیوں پر سات منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد بیت السبوح سے شمالی جانب اوبرش باغ (Oberechbach) کے علاقہ میں پہنچے اور سیر شروع فرمائی۔ بیس منٹ کی سیر کے بعد ایک جگہ حضور نے کچھ دیر کے لئے توقف فرمایا اور دوائیوں کی کمپنی Altana کے دفتر کے لان میں لگے ایک درخت کو قریب سے ملاحظہ فرمایا، جسے بجلی کے قمقموں سے سجا کر کرسمس Tree کی شکل دی گئی تھی۔ اسی دوران حضور نے سیر میں شامل اپنے خدام کی طرف التفات فرمایا اور دو جرمن نوجوانوں احمد کریم انیٹو صاحب اور نور الدین ہملر صاحب سے گفتگو فرماتے ہوئے ان کا تعارف دریافت فرمایا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہ دونوں نو مبائع ہیں۔ احمد کریم صاحب نے بتایا کہ وہ تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے ۔ حضور انور نے فرمایا کہ تین سال پرانا احمدی تو نو مبائع نہیں رہا۔ پھر حضور انور نے احمد کریم صاحب کے اپنے والدین کا تعارف کروانے پر فرمایا کہ آپ چلی کے ہیں؟ احمد کریم صاحب نے عرض کی کہ وہ چلی کا ہی ہے اور اس کے والدین ابھی وہیں ہیں۔ حضور کے دریافت فرمانے پر احمد کریم صاحب نے بتایا کہ وہ کسی قدر سپینش زبان بھی بول سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ وقف عارضی کے لئے چلّی (Chilli) کیوں نہیں جاتے؟ احمد کریم صاحب کے اثبات پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک گروپ تیار کریں اور امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ میرے لندن پہنچنے پر مجھے یاد کروائیں تا کہ انہیں وقف عارضی کے لئے چلّی بھجوانے کا جائزہ لیا جاسکے۔

دوسرے خادم نور الدین صاحب جن کا تعلق فرینکفرٹ سے ہے، کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ تو پیدائشی احمدی لگتے ہیں، پھر حضور انور نے نور الدین صاحب سے ان کا تعارف دریافت فرمایا۔ نور الدین نے بتایا کہ وہ پڑھ رہا ہے۔ حضور انور نے انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی، پھر دریافت فرمایا کہ احمدیت کی طرف کیسے توجہ پیدا ہوئی؟ نور الدین نے بتایا کہ وہ پہلے سے مسلمان ہے اور مولویوں کو جماعت کے خلاف بولتے سن کر اسے جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور جب اس نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو اس میں حقیقی اسلام پایا، چنانچہ وہ احمدی ہوگیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مولویوں کی مخالفت کا یہ فائدہ ہے کہ ان کی مخالفت جماعت کی تبلیغ کا باعث بنتی ہے، اگر انہیں اس بات کا علم ہو جائے تو یہ ہماری مخالفت کرنا بند کر دیں۔ حضور انور نے نور الدین صاحب سے وقف عارضی کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حضور جہاں چاہیں بھجوا دیں میں اس کیلئے تیار ہوں۔

نور الدین نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کہ اس کی خواہش ہے کہ وہ حضور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کرے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ پہلے دستی بیعت نہیں کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ وہ پیچھے قطاروں میں تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ ٹھیک ہے آج نماز عشاء کے بعد آپ دونوں بیعت کیلئے آجائیں۔

قریباً پندرہ منٹ توقف فرمانے کے بعد حضور انور نے واپسی فرمائی سیر کرتے ہوئے گاڑیوں کے قریب تشریف لائے اور پھر وہاں سے بیت السبوح کی طرف روانگی ہوئی۔

5:55 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

دستی بیعت

8:05 پر حضور انور نماز مغرب وعشاء کے لئے بیت السبوح تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نور الدین صاحب ہملر کی خواہش کے مطابق ان کی اور مکرم احمد کریم انیٹو صاحب کی دستی بیعت اس طرح لی کہ دونوں کے ہاتھوں کو حضور انور نے اپنے دست مبارک میں تھام رکھا تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ یکم جنوری 2007ء

کُلَّ عَامٍ وَ اَنْتُمْ بِخَیْر

آج نئے سال کا پہلا روز ہے۔ اپنے خالق حقیقی کو بھلا کر دنیا کی رنگ رلیوں میں کھو جانے والی اقوام نے حسب عادت بارود پٹاخوں کے دھماکوں میں شور وغوغا کرتے ہوئے شراب و کباب میں مست ہو کر گزشتہ رات بارہ بجے ایک اور نئے سال کا رسمی اور روائتی انداز میں آغاز کیا اور پھر رات گئے تک اپنی انہیں کارروائیوں میں مدہوش رہنے کے بعد تھک ہار کر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ عطا فرمائے تا یہ اپنے پیدا کرنے والے کے احسانوں کا ادراک کر کے اس کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔

دوسری طرف خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عزم رکھنے والی، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر حقیقی رنگ میں قائم ہونے کی علمبردار اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پانے والی جماعت نے اپنے موجودہ امام حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی بدولت نئے سال کی شروعات خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی توحید کے اعلان سے کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب معمول صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور مسجد بیت السبوح میں موجود حاضرین کو نئے سال کی پہلی نماز پڑھائی۔

برلن (Berlin) کا سفر

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی بیت السبوح سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کی طرف روانگی کا پروگرام ہے۔ جرمنی میں خدمت کی توفیق پانے والے احباب کی مختلف ٹیمیں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کیلئے بیت السبوح کی لابی میں جمع ہیں۔ حضور انور 10:50 پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حفاظت خاص جرمنی، انتظام رہائش جرمنی، ایم ٹی اے جرمنی اور وقار عمل کی ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

گیارہ بجے حضور انور باہر تشریف لائے تو جرمنی کے دور ونزدیک سے حضور کو الوداع کرنے کیلئے آنے والے مرد وزن اور بچے قطاریں بنا کر اپنے آقا کے دیدار کیلئے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

احباب کے قریب سے گزرتے ہوئے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اپنی گاڑی کے قریب تشریف لا کر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ اپنی منزل کی طرف آٹو بان نمبر 661، 5، 7، 4، 9، 10، 115، 100 اور 111 پر 331 میل کا لمبا سفر طے کرنے لئے روانہ ہوا۔

جرمنی سے مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر نائب امیر، مکرم محمد زبیر خلیل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسٹنٹ جنرل سیکرٹری اور خدام الاحمدیہ جرمنی کی عمومی اور حفاظت خاص کی ٹیمیں چار کاروں میں حضور انور کے اس قافلہ کی معیت کی سعادت پا رہے ہیں۔

راستہ میں کہیں کہیں بلند پہاڑوں پر پرانے قلعوں کی عمارتیں اس قوم کی جنگی تاریخ کا نقشہ پیش کرتی نظر آتی ہیں، سڑک کے اطراف پر دور جدید کے تقاضوں کے مطابق بنے رہائشی علاقوں میں مکانات کی ترتیب اور بناوٹ قوم کے نظم و نسق کا منہ بولتا ثبوت پیش کرتی ہے نیز گھروں کے بیچوں بیچ پختہ سڑکیں اور رہائشی علاقہ کے اختتام پر ترتیب کے ساتھ کھیت کھلیان عجیب حسن بکھیر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ 12:40 پر Eisenach (آئزن آخ) کے شہر سے گزرا جو مشرقی و مغربی جرمنی کی تقسیم کے وقت مشرقی جرمنی کا سرحدی شہر تھا۔ اس شہر کی آبادی دور تک پھیلی نظر آتی ہے۔

پچیس منٹ کی مزید مسافت طے کرنے کے بعد حضور انور کا قافلہ 1:05 بجے آٹو بان سے اتر کر پانچ منٹ کی مسافت پر واقع Waltersleben نامی چھوٹے سے قصبہ میں داخل ہوا۔ قصبہ کے سٹی ہال کے باہر قصبہ کی میئر Kausch Karola نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں قصبہ کے تعارف پر مشتمل کتاب اور اس علاقہ کا ایک پودا پیش کیا۔ حضور انور کے اس قصبہ کو اپنی آمد کا شرف بخشنے پر میئر نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور حضور کی خدمت میں نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے مقام اور آپ کے کام کا مجھے پوری طرح ادراک ہے کہ آپ دنیا میں امن اور محبت پھیلانے والی ہستی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا نسخہ دیتے ہوئے اس کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور اسے نئے سال اور کرسمس کی مبارک باد دی۔

تین سو افراد کی آبادی والے اس چھوٹے سے قصبہ کے ٹاؤن ہال میں جرمنی کی جماعت نے نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا، کھانا مکرم محمد ابراہیم صاحب کے ہاں تیار ہوا تھا جو قصبہ سے پندرہ کلومیٹر کی مسافت پر Erfurt (ارفورٹ) شہر میں مقیم ہیں۔ مکرم ابراہیم صاحب خود اور ان کے اہل خانہ ضیافت ٹیم کے ساتھ اس انتظام و انصرام میں شامل تھے۔ Erfurt وہی شہر ہے جس میں جرمنی کی تیسری یونیورسٹی قائم کی گئی اور اسی میں Protastant فرقہ کا بانی Martin Luther زیر تعلیم رہا۔

Waltersleben کا ٹاؤن ہال 1930ء میں بطور چرچ تعمیر ہوا تھا لیکن اب اس قصبہ کے کمیونٹی سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی میئر کا دفتر ہے۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کے باہر تشریف لانے پر مکرم محمد ابراہیم صاحب کی فیملی اور ضیافت کی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی اور 2:30 پر قافلہ کی یہاں سے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے ایک پیٹرول پمپ پر رک کر گاڑیوں میں پیٹرول بھروایا گیا۔

کیمیکلز اور Jena Optics کیمروں کی فیکٹریوں کی بناء پر معروف شہر Jena، کتابوں کی بہت بڑی نمائش کی بناء پر معروف شہر Leipzig، جس میں جماعت احمدیہ کا بھی سٹال لگتا ہے اور جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے لوگ جماعت سے بہت اچھی طرح متعارف ہیں اور اس بات کے اقراری ہیں کہ جماعت احمدیہ نے انہیں اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا ہے، نیز نازی حکومت کے دور کے گیس چیمبروں کی بناء پر معروف شہر Dessau، تا حد نظر پھیلے سرسبز کھیتوں، ونڈ ملز کے وسیع و عریض فیلڈز اور دیو قامت درختوں کے میل ہا میل پر پھیلے جنگلوں کے درمیان سے گزرتا ہوا قافلہ پانچ بجے کے قریب برلن کی حدود میں داخل ہوا اور 5:25 پر قافلہ برلن کے Sorat نامی ہوٹل میں پہنچا، جس کے ایک Villa میں جماعت جرمنی نے قافلہ کے قیام کا انتظام کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو جرمنی کے مرکزی عہدیداروں کے علاوہ برلن جماعت کے مقامی عہدیداروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی قیام گاہ جو اسی Villa کی دوسری منزل پہ تھی تشریف لے گئے۔

7:45 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور عارضی طور پر لئے گئے ایک ہال میں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے Reinickendorf کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں جماعت کے مرد و زن اور بچے حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے اور لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے پر مشتمل چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے یا امیر المومنین اھلا و سھلا و مرحبا پڑھ کر اپنے آقا کا پر جوش استقبال کر رہے تھے۔ استقبال کیلئے آنے والے ان احباب کے دلوں میں اپنے آقا کیلئے پائی جانے والی محبت و عقیدت ان کے چہروں پر نمودار ہونے والی چمک اور ان کی آنکھوں میں تیرتے خوشی کی آنسوؤں سے عیاں تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھ ہلا کر ان سب کو سلام کا تحفہ عطا فرمایا اور نمازوں کی ادائیگی کیلئے ہال میں تشریف لے گئے۔

حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت کی قرأت شروع فرمائی تو چند ماہ کا ایک بچہ جو ابھی صرف رینگنا جانتا تھا، اپنی والدہ کا دامن چھڑا کر رینگتے ہوئے، دبیز پردہ اٹھا کر مردوں والے حصہ میں داخل ہوا اور دونوں نمازوں کے دوران بغیر شور کئے اپنے آقا کے دیدار اور آپ کی پرسوز تلاوت سے اپنی معصومانہ "فطرت" کو مزید صیقل کرتا رہا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے برلن اور اس کے قریبی ریجنز کے احمدی احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ کچھ دیر کیلئے حضور مستورات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام کا تحفہ عطا فرمایا۔

8:30 بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور 8:45 پر حضور انور مذکورہ ہوٹل پہنچ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/جنوری 2007ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ طاہرہ کریم میر صاحبہ (اہلیہ کریم اللہ میر صاحب مرحوم) آف بریڈفورڈ** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ طاہرہ کریم میر صاحبہ آف بریڈفورڈ مورخہ 19 جنوری 2007 کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بریڈفورڈ جماعت کی دیرینہ رکن تھیں۔ لمبے عرصہ تک صدر لجنہ بریڈفورڈ اور دیگر جماعتی عہدوں پر فائز رہیں۔ مرحومہ نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا جا رہا ہے۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ حلیمہ کوثر صاحبہ (آف قادیان اہلیہ مکرم محمد ایوب بٹ صاحب درویش)

مکرمہ حلیمہ کوثر صاحبہ آف قادیان 5-6 جنوری کی درمیانی شب وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نیک، مخلص، تہجد گزار اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔

(2) مکرم محمد جمیل پردیسی صاحب۔

مکرم محمد جمیل پردیسی صاحب آف ربوہ 6/دسمبر 2006 کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ عمر رسیدہ بزرگ تھے۔ قادیان میں بھی مختلف دفاتر میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ربوہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کے بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب یہاں لندن میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شاہد جاوید صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ)

مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ 28 اکتوبر 2006 کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اپنے حلقہ میں عہدیدار تو نہیں تھیں لیکن ان کی دینی اور اخلاقی حالت بہت اچھی تھی۔ چندہ جات وقت پر ادا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند تھیں۔

(4) مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب بٹ آف 203۔ ر۔ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد)۔

مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ 15/اکتوبر 2006 کو بعمر 64 سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1980 تا 1990 تک صدر لجنہ اماء اللہ رہی ہیں۔ مرحومہ بہت نیک مخلص، پردہ کی پابند اور صوم وصلوۃ کو قائم کرنے والی تھیں۔ مرحومہ کے خاوند 1960 سے صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ اور امیر حلقہ بھی ہیں۔ نہایت عبادت گزار اور دینی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھنے والے ہیں۔

(5) مکرم مہیمن کریم صاحب (ابن مکرم عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ جماعت شکاگو ایسٹ امریکہ)

مکرم مہیمن کریم صاحب 23/دسمبر 2006ء کو ڈاکوؤں کی گولی لگنے سے امریکہ میں وفات گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا کے داماد تھے اور اس وقت امریکہ میں مقیم تھے۔ مرحوم نے نائب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے اور نیشنل سیکرٹری اشاعت یو ایس اے کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی تدفین مقبرہ موصیان شکاگو میں ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا

"یَامَنْ ھُوَ اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ۔ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِیْن"۔

اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔

(خط بنام حضرت چوہدری رستم علی صاحبؓ۔ فروری 1988ء)

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

مسیح موعودؑ کے خدا کا قہری انتقام

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی خبر سن کر لکھا:

''ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا صاحب کی کل کتابیں سمندر میں نہیں، کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں اُن کا نام تک نہ لے''۔

(اخبار وکیل امرتسر۔13/جون 1908ء بحوالہ الحکم قادیان 18/جون 1908ء صفحہ 8 کالم 1)

اب مسیح محمدی کے ذوالجلال خدا کا انتقام مولوی صاحب کے سوانح نگار مولوی عبدالمجید سوہدروی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:

''مولانا مرحوم شہر کے مسلم رؤساء میں سے تھے، لاکھوں روپے کا سامان موجود تھا، ہزاروں روپے نقد، ہزار ہا روپے کے زیورات صندوقوں میں بند تھے، ہزار ہا روپیہ کا کتب خانہ تھا، پارچات کی کمی نہ تھی مگر مولانا نے کسی چیز کو نگاہِ حسرت آمیز سے بھی نہیں دیکھا۔ نہ آپ کچھ اٹھایا، نہ دوسروں کو اٹھانے دیا۔ اس وقت صرف پچاس روپے آپ کی جیب میں تھے اور معمولی کپڑے زیب بدن، اُسی حالت میں آپ مع اہل وعیال مکان چھوڑ گئے اور کسی دوسری جگہ شب باش ہوئے۔

آپ کا مکان چھوڑنا ہی تھا کہ بدمعاش لٹیرے، جو اسی انتظار میں گھات لگائے بیٹھے تھے، ٹوٹ پڑے اور تمام سامان، نقدی، زیورات وغیرہ لُوٹ کر لے گئے اور اس لُوٹ کھسُوٹ کے بعد مکان کو بھی نذر آتش کر دیا۔

لٹیروں نے اسی پر بس نہ کی بلکہ آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزار ہا روپے کی نایاب و قیمتی کتابیں تھیں اور جن کو آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کیا اور خریدا تھا جلا کر خاک کر دیں۔ کتابوں کے جلنے کا صدمہ مولانا کو اکلوتے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کتابیں حضرت کا سرمایۂ زندگی تھیں اور ان میں بعض تو اس قدر نایاب تھیں کہ اُن کا ملنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا تھا۔ یہ صدمہ جانکاہ آپ کو آخری دم تک رہا اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت کا سبب یہ دو ہی صدمات تھے۔ ایک فرزند کی اچانک شہادت اور دوسرے بیش قیمت کتب کی سوختگی۔ چنانچہ یہ دونوں صدمے تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان لے کر رہے''۔

(سیرت ثنائی صفحہ 389-390)

اسی طرح اہلحدیثوں کے ترجمان ''الاعتصام'' لاہور نے 15/جون 1962ء صفحہ 10 پر لکھا:

''اگست 1947ء میں امرتسر نہایت قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ فسادات کے ہلاکت خیز طوفانوں نے مولانا کی اقامت گاہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چند کہ وہ اپنے دیگر عزیزوں کے ہمراہ سلامتی سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن اُن کی آنکھوں کے سامنے اُن کا جوان اکلوتا بیٹا عطاء اللہ جس بُری طرح ذبح کیا گیا اُس نے اُن کے قلب و جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پاکستان میں تشریف لا کر مولانا کچھ عرصہ تک گوجرانوالہ میں ٹھہرے اور پھر وہاں سے سرگودھا جا کر اقامت پذیر ہوئے اور وہیں چند ماہ کے بعد اپنے اللہ کے حضور تشریف لے گئے''۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی عبرتناک اور بے نیل مرام ہلاکت 15/مارچ 1948ء کو سرگودھا میں ہوئی جس کے چھ ماہ بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے سرگودھا کے ماحول ہی میں ربوہ جیسے عالمی مرکز احمدیت کی بنیاد رکھی گئی۔ اِدھر یہ مقدس بستی اپنی ترقی کے مراحل طے کر رہی تھی کہ اُدھر سرگودھا سے خبر ملی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نواسہ کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔

❁❁❁❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے 1900ء میں مخالف علماء پر اتمام حجت

نصرت خداوندی کے اس چمکتے ہوئے نشان صداقت کی عظمت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دسمبر 1900ء میں اربعین کے اشتہارات میں مخالف علماء کے نام لے کر پوری تحدّی کے ساتھ ارشاد فرمایا:

''میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اُسی منہ کی قسم کہ مَیں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ مَیں ہر روز اس بات کے لئے چشم پُر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا..........۔

خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو''۔

(اربعین نمبر 3۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 399-401)

❁❁❁❁❁❁

گی آنا (جنوبی امریکہ) کے 25 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: احسان اللہ مانگٹ۔ مبلغ سلسلہ گی آنا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو اپنا 25 واں جلسہ سالانہ مورخہ 17/دسمبر 2006ء بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ امسال یہ جلسہ سالانہ پہلی دفعہ گیانا میں تعمیر کردہ مسجد بیت النور میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ

جلسہ کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدیداروں اور دیگر مسلم و غیر مسلم تنظیموں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ مختلف احباب کو مختلف شعبہ جات سپرد کر دئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب احباب نے پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دئے۔

یہ جلسہ جارج ٹاؤن میں منعقد کیا گیا اور تمام احباب جماعت دور و نزدیک سے اس جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچ گئے۔

اتوار کے روز جلسہ سالانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی نعت کے ساتھ ہوا۔ افتتاحی خطاب میں مکرم الحسن بشیر آنن صاحب نے اسلامی تعلیم کی وضاحت کی اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد درج ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اسلام میں خلافت کی اہمیت، حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تمام مقررین نے احسن رنگ میں اپنی تقاریر کا حق ادا کیا۔

علاوہ ازیں بعض معزز مہمانوں نے بھی تقاریر کیں جن میں سب سے پہلے اقوام متحدہ کے نمائندہ Dr. Ruben Del Prado نے تقریر کی اور کہا کہ اگر لوگ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنا لیں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

آپ کے بعد مکرم منصور نادر صاحب جو منسٹر آف لیبر ہیں اور مہمان خصوصی کے طور پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ آپ OIC یعنی آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز کے بھی نمائندہ ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ انہیں بہت سے اسلامی ممالک میں جانے کا موقع ملا ہے اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک منظّم جماعت ہے اور خاص طور پر جلسہ سالانہ کے بارہ میں بتایا کہ کس طرح پہلے جلسہ میں صرف 75 احباب شامل ہوئے اور قادیان میں 2005ء کے جلسہ میں 75000 افراد شامل ہوئے۔ یہ یقیناً الٰہی نظام ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان جو اختلاف ہے اس کو ٹی وی اور ریڈیو پر اجاگر کرنا چاہئے تاکہ مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے صحیح عقائد کا علم ہو سکے۔ انہوں نے جماعت کو کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر مبارکباد بھی دی۔ بعد ازاں چند اور مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

علاوہ ازیں بعض دیگر اعلیٰ عہدیداران بھی شامل ہوئے جن میں رشین ایمبیسی کے نمائندہ بھی شامل ہیں۔

گیانا اسلامک فورم کے نمائندہ امام رشید اور ان کے صدر بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے دو نمائندے بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

خواتین کے لئے بھی الگ انتظام تھا۔ دو بجے یہ جلسہ مکرم امیر صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

اس دفعہ جلسہ سالانہ پر کل حاضری 122 رہی۔

❁❁❁❁❁❁

نماز کی حفاظت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14۔ اپریل 2006ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر یہ کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے۔ سنوار کر ادا کرنی ہے۔ نماز کو جلدی جلدی اس لئے ادا نہیں کرنا کہ میں نے اس کے بعد اپنے دنیاوی جھمیلوں کو نمٹانا ہے۔ نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں''۔

''ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کر لیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہو جائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے، آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جائے گی''۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

رسول اللہ ﷺ کی محبت الٰہی اور غیرت توحید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 و 17 ستمبر 2005ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے آنحضور ﷺ کی محبت الٰہی اور غیرت توحید سے متعلق دلگداز واقعات شائع ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی آپؐ کے دل میں توحید کی محبت اور بت پرستی سے نفرت رکھ دی تھی اور اپنی خاص مشیت سے آپ کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھا۔ آپؐ کی دائی اُم ایمنؓ بیان کرتی تھیں کہ ''بوانہ'' وہ بت تھا جس کی قریش تعظیم کرتے تھے۔ اس کے پاس حاضری دے کر قربانیاں گزارتے اور سال میں ایک دن وہاں اعتکاف کرتے تھے۔ ابوطالب بھی اپنی قوم کے ساتھ وہاں جاتے اور رسول اللہؐ کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے مگر آپؐ انکار کردیتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات آنحضرتؐ کی پھوپھیاں اور ابوطالب آپ سے سخت ناراض ہوتے اور کہتے کہ بتوں سے آپؐ کی بیزاری کے باعث ہمیں آپؐ کے بارے میں ڈر ہی رہتا ہے۔ ایک دفعہ اپنی پھوپھیوں کے اصرار پر آپؐ وہاں چلے تو گئے مگر سخت خوفزدہ ہوکر واپس آگئے اور کہا کہ میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے کہ جونہی میں بت کے قریب جانے لگتا تھا تو سفید رنگ اور لمبے قد کا ایک شخص چلّا کر کہتا تھا کہ اے محمدؐ! پیچھے رہو اور اس بت کو مت چھوؤ۔ بعد میں پھوپھیوں نے بھی اصرار چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو ایسی مشرکانہ رسوم سے محفوظ رکھا۔

☆ بچپن میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ سفر شام کے دوران عیسائی راہب بحیریٰ سے ملاقات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کے ایک سوال پر فرمایا تھا کہ مجھ سے لات، اور عزیٰ کے بارہ میں مت پوچھو، خدا کی قسم! ان سے بڑھ کر مجھے اور کسی چیز سے نفرت نہیں۔

☆ نبی کریمؐ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر جب ملک شام گئے تو اپنا سودا فروخت کیا۔ کسی شخص نے اس دوران آپ سے لات اور عُزّیٰ کی قسم لینا چاہی تو آپؐ نے فرمایا میں نے کبھی آج تک ان بتوں کے نام کی قسم نہیں کھائی اور نہ کبھی ان کی طرف توجہ کی ہے۔

اس زمانہ میں مکہ میں گنتی کے چند لوگ توحید پرست باقی رہ گئے تھے جو دینِ ابراہیمی پر قائم تھے۔ ان میں ایک قابل ذکر انسان زید بن عمرو تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی ملاقات ان سے مکہ کے قریب بلدح بستی میں ہوئی۔ مشرکین کی طرف سے آنحضرتؐ کے سامنے کچھ کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے کھانے سے انکار کردیا۔ پھر زید کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر کھانے سے انکار کیا کہ تم لوگ اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے ہو اس لئے میں ہرگز تمہارا کھانا نہ کھاؤں گا، سوائے اس کھانے کے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کا ذبیحہ حرام سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری پیدا کرنے والا تو خدا ہے۔ اس کے لئے گھاس اگانے والا بھی وہی ہے۔ پھر تم اسے کیوں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟

☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت الٰہی کے نظارے دیکھ کر مکّہ کے لوگ سچ ہی کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے ربّ پر عاشق ہوگیا ہے۔ آپ کی محبت کا اظہار نمازوں، عبادات، دعاؤں اور ذکرالٰہی سے خوب عیاں ہے۔ محبت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضرت داؤدؑ کی یہ دعا بڑے شوق سے اپنی دعاؤں میں شامل کرتے تھے: ''اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔''

مگر محبت الٰہی کی جو دعا آپؐ نے سکھائی وہ حضرت داؤدؑ کی دعا سے کہیں جامع اور بلیغ ہے۔ آپ اپنے مولیٰ کے حضور عرض کرتے: ''اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اُس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میری دل پسند چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لئے قوت کا ذریعہ بنادے۔ اور میری وہ پیاری چیزیں جو تو مجھ سے علیحدہ کردے، ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرمادے''۔

☆ جس سے محبت ہو اس کی چیزوں سے بھی پیار ہوجاتا ہے، جب سال کی پہلی بارش ہوتی تو رسول اللہؐ اسے ننگے سر لیتے اور فرماتے ہمارے ربّ سے یہ تازہ نعمت آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

☆ رسول کریمؐ کی عبادات اور اعمال پر توحید کی گہری چھاپ تھی۔ آپؐ نماز کا آغاز ہی اس دعا سے کرتے تھے۔ میں نے موحّد ہوکر اپنی توجہ اس ذات کی طرف پھیردی جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

رسول اللہؐ کی عبادات محض اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے خالص تھیں اور ریاء سے پاک تھیں۔ جس پر عرش کے خدا نے بھی گواہی دی کہ اے نبی تو کہہ دے میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی امر کا حکم دیا گیا ہے اور اس میں اُس کا سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

☆ اپنے ربّ کی عبادت آپ کو ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز تھی۔ اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں نویں دن باری آتی تھی۔ ایک دفعہ موسم سرما کی سرد رات کو ان کے لحاف میں داخل ہوجانے کے بعد اُن سے فرمانے لگے کہ عائشہ! اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے ربؐ کی عبادت میں گزار لوں۔ انہوں نے بخوشی اجازت دیدی اور آپؐ نے رات بھر عبادت میں روتے روتے سجدہ گاہ تر کردی۔

☆ توحید کے اقرار کا بھی آپ کو بہت لحاظ تھا۔ ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ میرے ذمّہ ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنا ہے۔ یہ ایک حبشی لونڈی ہے اگر آپؐ سمجھتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسے آزاد کردیتا ہوں۔ آنحضورؐ نے اس لونڈی سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہاں ہاں۔ آپؐ نے فرمایا! کیا گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا یوم آخرت پر ایمان لاتی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا ''اسے آزاد کردو۔ یہ مومن عورت ہے۔''

☆ دن کے مختلف حصوں میں اور مختلف مواقع پر جو دعائیں آپؐ کیا کرتے اُن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کا اظہار ہوتا۔ زندگی بھر کلمہ توحید کی خاطر آپؐ نے ہر طرح کی اذیتیں برداشت کیں، ہجرت کی، اپنے جانی دوستوں کی قربانی دی اور خود اپنی جان کی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ہمیشہ قیام توحید کے لئے کوہ استقامت بن کر تمام ابتلاؤں کا مقابلہ کیا۔ آپؐ نے توحید کو ہی ذریعہ نجات قرار دیا اور فرمایا کہ جس نے صدق دل سے توحید باری کا اقرار کیا وہ جنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کوئی شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی شجاعت کے لئے تو کوئی مال غنیمت کی خاطر۔ ان میں سے خدا کی خاطر جہاد کرنے والا کون شمار ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ''وہ شخص جو اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور توحید کی عظمت قائم ہو، فی الحقیقت وہی خدا کی راہ میں لڑنے والا شمار ہوگا۔''

☆ رسول اللہؐ نے توحید کا یہ احترام بھی قائم کیا کہ اپنے جانی دشمنوں کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ کلمۂ توحید پڑھ لیں تو ان کو امان دیدی جائے۔ چنانچہ حضرت مقداد بن عمرو کندیؓ نے رسول کریمؐ سے پوچھا کہ اگر کسی کافر کے ساتھ میدان جنگ میں میرا مقابلہ ہو، وہ میرا ہاتھ کاٹ دے اور کسی درخت کی آڑ لے کر مجھ سے بچنے کی خاطر کہہ دے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہوتا ہوں تو کیا اس کلمے کے بعد میں اسے قتل کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ فرمایا ''نہیں تم اسے ہرگز قتل نہ کرو''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے اور اس کے بعد مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ''اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کروگے تو وہ مسلمان اور تم کافر سمجھے جاؤگے۔''

حضرت اسامہؓ نے جب ایک جنگ میں مدّمقابل دشمن کو (جس نے کلمہ پڑھ لیا تھا) ہلاک کردیا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ توحید کا اقرار کرنے والے ایک شخص کو کیوں قتل کیا؟ قیامت کے روز جب کلمہ تمہارے گریبان کو پکڑے گا تو کیا جواب دوگے؟ اور جب اسامہؓ نے کہا کہ وہ سچے دل سے کلمہ نہیں پڑھتا تھا تو فرمایا کہ ''کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟''

☆ حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو پکار کر فرمایا سنو! اللہ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جسے قسم کھانے کی ضرورت پیش آئے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔

☆ کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ عامر بن مالک جو بنی عامر کا سردار تھا نبی کریمؐ کے پاس کوئی تحفہ لے کر آیا۔ آپ نے اسے اسلام کی طرف دعوت دی۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے غیرت توحید کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

☆ زندگی کے بڑے سے بڑے ابتلاء میں بھی جب خود رسول اللہؐ اور آپ کے صحابہ کی جانیں خطرہ میں تھیں، آپؐ توحید کی حفاظت سے غافل نہیں ہوئے بلکہ آپؐ کی محبت توحید کمال شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔

رسول اللہؐ غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ حرۃ الوبرہ مقام پر ایک مشرک شخص حاضر خدمت ہوا۔ جرأت وشجاعت میں اس کی بہت شہرت تھی۔ صحابہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُس نے اس شرط پر آنحضور ﷺ کے ساتھ لڑائی میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا کہ مال غنیمت سے اُسے بھی حصہ دیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تم جاسکتے ہو۔ میں کسی مشرک سے مدد لینا نہیں چاہتا۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر حاضر ہوکر یہی درخواست کی تو آپؐ نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسری دفعہ آیا اور اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا ''ٹھیک ہے پھر ہمارے ساتھ چلو۔''

☆ غزوۂ اُحد میں کفار مکہ کے درۂ اُحد سے دوبارہ حملہ کے بعد جب مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس دوران ستر مسلمان شہید ہوئے تھے۔ خود نبی کریمؐ کی شہادت کی خبریں پھیل گئیں۔ ابوسفیان فخر میں آکر مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ ''کیا تم میں محمد موجود ہیں؟''۔ رسول کریم ﷺ نے ازراہ مصلحت خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔ اس پر وہ کہنے لگا کیا تم میں ابوقحافہ کا بیٹا (ابوبکرؓ) ہے؟۔ آنحضرتؐ نے پھر ارشاد فرمایا کہ جواب نہ دو۔ اس پر ابوسفیان پھر بولا کیا تم میں خطاب کا بیٹا (عمرؓ) ہے؟۔ مسلمانوں کی مسلسل خاموشی دیکھ کر ابوسفیان نے فتح وکامرانی کا نعرہ لگایا اور کہا اُعْلُ ہُبُلْ ۔ ھبل بت کی زندہ باد۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ کی غیرتِ توحید نے جوش مارا اور آپؐ نے جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ صحابہ نے پوچھا ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ اللہ سب سے بلند اور اعلیٰ شان والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہمارا تو عزیٰ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۸؍جولائی ۲۰۰۵ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم بعنوان ''ایم ٹی اے کی برکات'' شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

سب ارمان دعائیں بن کر چشم تر میں رہتے ہیں
اپنے سارے خواب اسی پانی کے گھر میں رہتے ہیں
ہر برّ اعظم نے سنی ہے چاپ ہمارے قدموں کی
دشت وجبل کھنگالے ہم نے، بحروبر میں رہتے ہیں
دوش ہوا پر بیٹھ کے وہ ہر ہر گھر میں در آتا ہے
مشرق ومغرب سارے اس کی حد اثر میں رہتے ہیں
مغرب کی جانب سے چڑھتا سورج ہم نے دیکھ لیا
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ اب بھی اگر مگر میں رہتے ہیں

بت ہے۔ تمہارا کوئی عزیٰ نہیں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو جواب دو اور یہ کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

☆ خدائے واحد کا گھر ابراہیم خلیل اللہ نے ان دعاؤں کے ساتھ تعمیر کیا تھا کہ خدایا مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچانا۔ رسول اللہ کی بعثت کے وقت اس خانہ خدا کو 360 جھوٹے خداؤں نے گھیر رکھا تھا۔ لیکن ابراہیمی دعاؤں کی بدولت رسول اللہؐ کے ذریعہ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا۔

☆ مکہ میں داخلے کے وقت ایک طرف کمال انکسار کا یہ منظر تھا اپنی ذات کا معاملہ تھا تو اس فخر انسانیت نے اپنا سر اتنا جھکا دیا کہ سواری کے پالان کو چھونے لگا لیکن جب ربّ جلیل کی عظمت و وحدانیت کی غیرت کے اظہار کا وقت آیا تو آپؐ نے ایک ایک بت کے پاس جا کر پوری قوت سے اُس پر اپنی کمان ماری اور یکے بعد دیگرے ان کو گراتے چلے گئے۔ آپؐ بڑے جلال سے یہ آیت پڑھ رہے تھے: کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا اور وہ ہے ہی مٹنے والا۔

اس کیفیت میں جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کا بوسہ لیا تو وفور جذبات سے باآواز بلند اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ صحابہؓ نے بھی جواب میں اللہ اکبر، اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور اس زور سے لگائے کہ سرزمین مکہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ مگر نعرے تھے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے صحابہ کو خاموش کرایا۔

توحید پر گہرے ایمان کی وجہ سے رسول اللہ کو کبھی کسی کا خوف پیدا نہیں ہوا۔ غزوۂ حنین میں تیروں کی بوچھاڑ کے سامنے خچر پر آگے بڑھ رہے تھے اور باآواز بلند فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ...... اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں، جھوٹا نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

☆ رسول اللہ کو قیام توحید اور احکام الٰہی کی بڑی غیرت تھی۔ طائف سے ثقیف قبیلہ کا وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے بعض احکام میں رخصت کی شرط پر اسلام قبول کرنے کی حامی بھری اور اور عرض کیا کہ نماز معاف ہو، زنا، شراب اور سود حلال کر دیا جائے۔ رسول کریمؐ نے اس کی اجازت نہیں فرمائی اور فرمایا: ''وہ دین ہی کیا ہے جس میں نماز نہیں''۔

اسی طرح لوگوں نے اپنے بت ''لات'' کے بارہ میں جسے وہ ''ربہ'' کہتے تھے عرض کیا کہ تین سال تک اسے منہدم نہ کیا جائے۔ آپؐ نے یہ مداہنت قبول نہیں فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ ایک سال تک ہی اسے نہ گرائیں۔ رسول اللہؐ نے پھر بھی انکار کیا۔ انہوں نے کہا چلیں ایک ماہ تک اسے نہ گرانے کی اجازت دیدیں تا کہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں اور بے وقوف لوگ اور عورتیں اسے گرانے کی وجہ سے اسلام سے دُور نہ ہوں، لیکن رسول اللہؐ نے اس کی بھی رخصت نہیں دی اور ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھجوا کر اس بت کو گروا دیا۔

☆ رسول کریمؐ کی تو ہر بات کی تان توحید الٰہی اور عظمت باری پر جا کر ٹوٹتی تھی۔ آپ کی اونٹنی عضباء بہت تیز رفتار تھی جس سے آگے کوئی اور اونٹنی نہ نکل سکتی تھی۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے اپنی اونٹنی اُس کے ساتھ دوڑائی اور آگے نکل گیا۔ صحابہ کو بڑا رنج ہوا مگر رسول کریمؐ نے عجب طمانیت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی کسی بھی چیز کو اونچا کرتا ہے تو لازم ہے کہ اسے نیچا بھی کرے کیونکہ سب سے اونچی خدا کی ذات ہے۔

نبی کریمؐ کی پشت پر گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا۔ ابورمثہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم کو کہا کہ یہ جو آپ کی پشت میں اُبھارا سا ہے ذرا مجھے دکھائیں کیونکہ میں طبیب آدمی ہوں۔ اُس کا مطلب تھا کہ میں اس کا علاج کر کے ٹھیک کر دوں گا۔ نبی کریمؐ نے کس غیرت سے فرمایا کہ اصل طبیب تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، آپ ایک دوست اور ساتھی ہو۔ اس کا طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

☆ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ فرماتا ہے، کبریاء یعنی بڑائی میرا لباس ہے، عظمت میرا اوڑھنا ہے جو کوئی ان دونوں میں سے میرے ساتھ مقابلہ کرے گا میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔

☆ توحید کی یہی محبت آپ نے اپنے صحابہ میں بھی پیدا فرمائی۔ چنانچہ ایک انصاری صحابی مسجد قبا میں نماز پڑھاتے تھے اور جہری قراءت والی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پہلے سورۃ الاخلاص پڑھ کر پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ تلاوت کرتے تھے۔ صحابہؓ نے اس بات کا ذکر آنحضور ﷺ سے کیا تو آپؐ نے اُسے بلا کر ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ سورۃ خدائے رحمان کی صفات پر مشتمل ہے۔ مجھے اس کی تلاوت بہت پیاری لگتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس سورۃ سے محبت تمہارے جنت میں داخلہ کا ذریعہ بن جائے گی۔

یاد رہے کہ سورۃ الاخلاص میں توحید کا مضمون نہایت اختصار اور کمال شان سے بیان ہوا ہے۔

درود شریف کی برکت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 ستمبر 2005ء میں مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد صاحب دعا اور درود شریف کی برکت کے حوالہ سے اپنی یادیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میری پلٹن 13 آزاد کشمیر بٹالین نے چھمب جوڑیاں کے محاذ پر 4 اور 5 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات دریائے توی کے اس پار دشمن کے توپ خانہ کے ایریا پر حملہ کیا۔ اگلی شام تک لڑائی چلتی رہی اور کوئی بارہ گھنٹے کی اعصاب شکن لڑائی کے بعد میرا گولہ بارود اور وائرلیس کا نظام کمزور پڑنے لگا۔ ہوائی مدد اور بکتر بند دستوں کی سپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے حالت مزید خراب ہونے لگی۔ میرا بٹالین ہیڈکوارٹر دشمن کی دو انفنٹری کمپنیوں نے گھیرے میں لے لیا۔ ان کی مدد کو ایک ٹروپ ٹینک بھی ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ دنیاوی اسباب تقریباً ختم ہو چکے تھے لیکن ایک مضبوط اور طاقتور ہتھیار ابھی میرے پاس موجود تھا۔ اس حالت زار میں مجھے دو رکعت نفل ادا کرنے کی توفیق ملی۔ پھر گردوپیش کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ اگر میں اپنے بٹالین سمیت یہاں مورچہ زن رہا تو جس طرح چوہے اپنے بلوں میں مارے جاتے ہیں اس طرح ہمارا حشر ہوگا۔ میں نے سوچا اس طرح مرنے سے بہتر ہے کہ باہر میدان میں نکلا جائے اور میدان میں ہی ہمارا آخری وقت آئے۔ خیر ایک نعرے اور ہلّے کے بعد ہم نے اپنی پوزیشن خالی کر دی اور باہر کھلے میدان میں ہتھیار سنبھالے نکل کھڑے ہوئے۔ دائیں جانب 50 گز کے فاصلہ پر دو ٹینک کھڑے نظر آئے۔ بائیں جانب نظر دوڑائی تو دشمن کی تقریباً کم وبیش دو انفنٹری کمپنیاں زمین پر لیٹی پوزیشن سنبھالے ہوئے تھیں۔ میں دونوں کے درمیانی 100 گز کے چوڑے علاقہ میں آہستہ آہستہ اپنے جوانوں کے ساتھ دوڑ رہا تھا کہ اتنے میں ایک سکھ ٹینک کا ڈھکنا کھول کر باہر نکلا اور اونچی آواز سے ہمیں سرنڈر (Surrunder) کرنے کا کہا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ سب اونچی آواز سے درود شریف کا ورد کرنا شروع کر دو اور بھاگتے رہو۔ اُس سوار نے دوبارہ بڑے تحکمانہ انداز میں اپنی بات کو دوہرایا۔ میرا سیکنڈ لیفٹیننٹ کہنے لگا سر! دشمن کہہ رہا ہے کہ سرنڈر کرو۔ میں نے اسے کہا کہ میں یہ بات سن چکا ہوں۔ تم صرف درود شریف پڑھتے چلے جاؤ، یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اگرتم میں سے کسی نے ہتھیار پھینکنے کی کوشش کی تو میں ہینڈ گرینیڈ پھینک کر تم سب کو ختم کر دوں گا۔ جب دشمن نے دیکھا کہ ہم اس کی ہدایت پر عمل نہیں کر رہے تو اس نے ایک فیلڈ سگنل کا اشارہ دیا تا کہ انفنٹری کی نفری پیچھے ہٹ جائے اور ٹینک فائر کر سکے۔ پھر ٹینک کی 30 اور 50 براؤننگ مشین گنوں نے تاڑ تاڑ فائر ہمارے اوپر کھول دیا اور یہ گولیاں ہمارے درمیان، آگے پیچھے اور اوپر نیچے بالکل اس طرح گرتی رہیں جس طرح ژالہ باری کا نقشہ بن جایا کرتا ہے۔ ادھر میں اور میرے 17,16 ساتھی درود شریف اونچی اونچی پڑھنے میں مشغول تھے۔ ہم اس مار کے علاقہ سے بفضل تعالیٰ خیروعافیت سے نکل کر ایک اور جگہ جا کر چھپ گئے۔ اس سیکنڈ لیفٹیننٹ کی پنڈلی میں ایک گولی آن لگی مگر دوسری طرف سے نکل گئی اور وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہا۔

آج تک حیران ہوں کہ ان دو ٹینکوں اور ٹینک شکن توپ جو جیپ پر لگی ہوئی تھی اور دشمن کی کوئی 200 یا 250 پیدل فوج کو کس غیرمرئی طاقت نے ہمیں پکڑنے سے روکے رکھا۔ وہ کونسا نظر نہ آنے والا ہاتھ تھا جس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ پر بھیجے جانے والے درود کے طفیل ہم کو موت، گرفتاری، قید اور ذلت سے بچا لیا۔ میرے دل و دماغ میں تو صرف یہی بات آتی ہے کہ وہ فضیلت درود شریف کی ہی برکت تھی۔

مکرم ملک سعید احمد خاں صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 ستمبر 2005ء میں مکرم ملک سعید احمد خان صاحب کا ذکر خیر مکرم ظہور احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

ملک سعید احمد خاں صاحب 2 جون 1922ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ملک محمد عبداللہ صاحب ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ شروع میں شدید مخالف تھے، کسی دوست کے ذریعہ براہین احمدیہ کے مطالعہ کا موقع ملا، شوق بڑھا مزید مطالعہ کیا اور بالآخر 1915ء میں بیعت کر لی۔ اور پھر اخلاص اور تقویٰ کی منازل طے کرتے کرتے ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد نائب ناظر مال بنے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1950ء میں میرا تعارف ملک سعید احمد خاں صاحب سے ہوا۔ میں اس وقت مرے کالج سیالکوٹ میں زیرتعلیم تھا جبکہ آپ ٹی سی سیالکوٹ میں بطور انسٹرکٹر ملازم تھے۔ نہایت وجیہہ اور متوازن جسم کے مالک تھے۔ فرنچ کٹ داڑھی بلاشکن پتلون اور شرٹ کا نفیس لباس اعلیٰ ذوق کا آئینہ دار تھا۔ مجھے ان کی جانب سے شفقت اور اپنائیت کا گہرا احساس ہوا جو آئندہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہر لمحہ بڑھتا رہا۔ پھر میں ٹی آئی کالج لاہور میں آ گیا اور پھر واہ کینٹ۔ اس کے کچھ عرصہ بعد سعید صاحب کراچی چلے گئے اور سویڈش انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں بطور انسٹرکٹر ملازمت کر لی۔ 1970ء میں آپ بطور اسسٹنٹ مینیجر کلوننگ فیکٹری واہ کینٹ تشریف لائے۔ کئی لوگ آپ کی جماعتی خدمات سے واقف تھے لہٰذا جلد ہی کئی جماعتی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کر دی گئیں۔ 1977ء میں آپ صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 1983ء میں امارت کا نظام قائم ہوا تو پہلے امیر جماعت بھی منتخب ہوئے اور وفات سے کچھ عرصہ قبل تک اس خدمت پر فائز رہے۔

1999ء میں آپ کی رفیقہ حیات کی وفات ہوئی اور اس کے ایک سال بعد ہی آپ کا منجھلا جوان بیٹا اچانک وفات پا گیا۔ پھر آپ اپنی بیٹی کے پاس امریکہ چلے گئے۔ آپ کو 35,30 سال سے انجائنا کی تکلیف تھی لیکن آپ نے اسے روزمرہ کے معمولات میں کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔ غالباً 1994ء میں CMH راولپنڈی میں آپ کا اوپن ہارٹ سرجری کا آپریشن تجویز ہوا۔ ان دنوں اس کے لئے انگلینڈ سے ڈاکٹر آیا کرتا تھا جس کے لئے سال قبل تاریخ لینی پڑتی تھی۔ آپریشن میں دو تین ماہ کا عرصہ رہ گیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا۔ حضورؒ کا جواب آیا کہ آپریشن نہ کرائیں۔ چنانچہ وہ آپریشن نہیں ہوا۔ یہ آپریشن 1997ء میں امریکہ میں ہوا۔ چونکہ پارکنسن کی بیماری لاحق تھی اس لئے ساتھ ہی اعصاب کا ایک نہایت نازک آپریشن بھی کیا گیا۔

آپ کی ہمت اور قوت ارادی بے پناہ تھی۔ امریکہ میں آپریشن کے بعد جب آپ پاکستان تشریف لائے۔ تو 1999ء میں جماعتی طور پر کٹاس راج اور وادی کاغان کی سیر کے پروگرام میں دیگر خدام کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور ایک بھی موقع پر تھکاوٹ یا طبیعت کی خرابی کا اظہار نہیں کیا۔

1978ء میں میری اہلیہ کا اپنڈکس اور ٹیومر کا آپریشن ہوا جس کے لئے ہفتوں ہسپتال میں داخل رہنا پڑا۔ بچے ابھی چھوٹے تھے۔ اس دوران سعید صاحب کی طرف سے روزانہ یخنی کی بھری ہوئی فلاسک اور تازہ پھل ہسپتال بھجوائے جاتے رہے۔

آپ کی وفات مورخہ 4 فروری 2005ء کو امریکہ میں ہوئی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۵ء میں شائع ہونے والی مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم ''خوشبوئے یار'' سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ان سے اظہار مدعا کرتے
اور محبت میں انتہا کرتے
جب بھی آتا بہار کا موسم
پھر سے ملنے کی التجا کرتے
زیست یوں ہی نہ رائیگاں جاتی
اپنی ہر سانس گر دعا کرتے
جس میں خوشبوئے یار بستی ہے
ہم بھی اس شہر میں رہا کرتے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

9th February 2007 – 15th February 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 9th February 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55 Seerat-Un-Nabi
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 338, Recorded on 30/10/1997.
02:50 Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
04:00 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 164, Recorded on 26th November 1996.
05:05 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 12th March 2006.
08:10 Le Francais C'est Facile: programme no. 92.
08:35 Siraiki Service
09:20 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 20, recorded on 18th November 1994.
10:20 Indonesian Service
11:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Tilaawat & MTA News Review Special
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Bangla Shomprochar
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:15 Interview: An interview with Nawab Mahmood Ahmad.
18:00 Le Francais C'est Facile: programme no. 92 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:30 Urdu Mulaqa'at: Session 20 [R]
23:30 MTA Travel: a visit to the American Museum of Natural History in New York.

Saturday 10th February 2007

00:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15 Le Francais C'est Facile: Lesson number 92.
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 339, Recorded on 05/11/1997.
03:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 9th February 2007.
03:50 Bengali Mulaq'at: a question and answer session wuth Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking guests. Recorded on 26th October 1999.
04:50 Interview: An interview in Urdu with Nawab Mahmood Ahmad Khan.
05:20 MTA Variety [R]
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 19th February 2006.
08:10 Quiz: a quiz competition organised by Jamia Ahmadiyya Senior Section, Rabwah.
08:55 Friday Sermon [R]
10:00 Indonesian Service
10:55 French Service
12:00 Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55 Bengali Service
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Live nazm request programme.
15:00 Children's Class [R]
16:10 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
17:10 Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 15/06/96, part 1.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 03/02/07.
20:30 MTA International Jama'at News
21:05 Children's Class [R]
22:15 Quiz [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 11th February 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Quran Quiz
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 340, recorded on 06/11/1997.
02:30 Quiz: a quiz competition organised by Jamia Ahmadiyya Senior Section, Rabwah.
03:25 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 9th February 2007.
04:35 Moshaa'irah: Mehfil-e-Mosha'airah on the occasion of the centanary of Jamia Ahmadiyya Rabwah.
05:30 MTA Variety: a programme about flowers.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 5th March 2005.
08:10 Learning Arabic: programme no. 17.
08:35 MTA Travel: A travel programme taking a look at the island of Capri.
09:00 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 2nd June 2006.
11:55 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Service: Reply to allegations
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 9th February 2007.
15:00 Children's Class [R]
16:00 Huzoor's Tours [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 341, Recorded on 11/11/1997.
20:30 MTA International News Review [R]
21:00 Children's Class [R]
22:00 Huzoor's Tours [R]
23:00 Ilmi Khitabaat

Monday 12th February 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Learning Arabic: Programme No. 17
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 341, Recorded on 11/11/1997.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 2nd February 2007.
03:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
04:55 Ilmi Khutbaat
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 25th February 2006.
08:30 Le Francais C'est Facile, Programme No. 39
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 35, Recorded on 6th July 1998.
10:05 Indonesian Service
11:00 Signs of Latter Days
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:10 Bengali Service
14:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 10/03/2006.
15:20 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:35 Medical Matters
17:10 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 342, Recorded on 12/11/1997.
20:45 MTA International Jama'at News
21:20 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:35 Spotlight
23:20 Friday Sermon: recorded on 10/03/2006

Tuesday 13th February 2007

00:25 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:25 Medical Matters
01:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 342, Recorded on 12/11/1997.
03:00 Friday Sermon: recorded on 10/03/2006.
04:15 Le Francais C'est Facile, Programme No. 39
04:55 Rencontre Avec Les Francophones: Session 35, Recorded on 6th July 1998.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 17th April 2006.
08:20 Learning Arabic, programme No. 17
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th January 1995.
10:00 Indonesian Service
10:55 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05 Bengali Service
14:10 Jalsa Salana Germany 2004: Second day Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V. Recorded on 1st August 2004.
14:55 Learning Arabic: Lesson no. 17 [R]
15:20 Seerat-un-Nabi
16:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:15 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded on 09/02/2007.
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]
22:10 Seerat-un-Nabi [R]
23:10 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 14th February 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:05 Learning Arabic: Lesson no. 17 [R]
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 343. Recorded on: 13/11/1997.
02:30 Jalsa Salana USA: recorded on 18/09/2006.
03:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th January 1995.
05:00 Seerat-un-Nabi
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 5th March 2006.
08:20 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
08:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
09:50 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:10 Bengali Service
14:10 From the Archives: Friday Sermon delivered on 2nd July 1982 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
14:30 Seminar: a variety of speeches on the topic of Signs in the Holy Qur'an.
15:20 Jalsa Speeches: a speech delivered by Tahir Selby on the topic of the 'Steadfastness of the Promised Messiah'. Recorded on 31/07/1999.
15:50 Attractions of Australia
16:25 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) Class [R]
17:30 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session number 344, recorded on 18/11/1997.
20:25 MTA International News Review
20:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) Class [R]
22:10 Jalsa Speeches [R]
22:45 From the Archives [R]
23:05 Seminar [R]

Thursday 15th February 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session number 344, recorded on 18/11/1997.
02:05 The Philosophy of the Teachings of Islam
02:40 Hamari Kaa'enaat
03:05 From the Archives: Friday Sermon delivered on 2nd July 1982 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:25 Seminar
04:25 Lajna Magazine
04:50 Attractions of Australia
05:35 Jalsa Speeches
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:55 Children's Class with Huzoor. Recorded on 5th March 2005.
07:55 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 10. Recorded on 23/04/94.
09:05 Huzoor's Tours
10:05 Al Maaidah
10:15 Indonesian Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bengali Service
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 165, recorded on 9th December 1996.
15:25 Huzoor's Tours [R]
16:30 English Mulaqa'at [R]
17:35 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30 Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35 MTA News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class, Session: 165 [R]
22:15 Seerat-un-Nabi [R]
23:00 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 Friday February 02, 2007 Issue No. 05

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

قربانی اور عید کا اصل مقصد تزکیۂ نفس اور روحانیت سے حصّہ پانا ہے۔

(حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانیوں کے حوالہ سے واقفین نو اور ان کے والدین کو اہم نصائح۔)

پہلے دن سے ہی بچوں کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں اور اپنے پاک نمونے ان کے سامنے رکھیں۔

(ناصر باغ، گروس گیراؤ (جرمنی) میں عیدالاضحیہ کے موقع پر خطبہ عید)

قریبا سات ہزار افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز عید ادا کی، بیت السبوح میں عید کی دعوت، دستی بیعت، برلن کا سفر

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

مؤرخہ 31/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

عیدالاضحیہ

آج عیدالاضحیہ کا مبارک دن ہے۔ آج جرمنی کے ملک اور جرمنی کی جماعت کو یہ سعادت عطا ہو رہی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل اپنے جس غلام صادق اور روحانی فرزند کی خبر دے کر محبان اسلام کے دلوں کو مسرور کیا تھا کہ آخری زمانہ میں امت کے بگاڑ پر ایک بطل جلیل اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تجدید دین کیلئے مبعوث ہوگا، اس کے پانچویں جانشین، قدرت ثانیہ کے مظہر پنجم سیدنا حضرتِ مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ عید یہاں کر رہے ہیں۔

جماعت جرمنی نے سردی کی شدت کے پیش نظر عید کی نماز کی ادائیگی کیلئے فرینکفرٹ کے قریب Gross Gerau (گروس گراؤ) کے علاقہ میں Martin Buber (مارٹین بوبر) نامی سکول میں دو سپورٹس ہال حاصل کئے تھے، جن میں پانچ ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش تھی۔ ضمناً یہ بھی بتاتا چلوں کہ Gross Gerau وہی علاقہ ہے جہاں ناصر باغ کے نام سے جماعت کی سات ایکڑ زمین موجود ہے جس میں مسجد بیت الشکور اور مربی ہاؤس بنا ہوا ہے۔ خلافت رابعہ کے عہد مبارک میں یہ قطعہ زمین خرید کیا گیا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ناصر باغ کا نام عطا فرمایا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 1994ء تک جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ اسی جگہ منعقد ہوتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عیدگاہ تشریف لے جانے کیلئے 9:55 بجے باہر تشریف لائے اور حضور انور کا قافلہ بیت السبوح سے روانہ ہوا۔ آٹو بان نمبر 661، 5، 3 اور 67 پر پینتالیس کلو میٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد 10:25 پر قافلہ آٹو بان نمبر 67 سے اترا تو پولیس کی گاڑی حضور انور کے اس قافلہ کو Escort (اسکارٹ) کرتی ہوئی مذکورہ سکول پہنچی۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر اس علاقہ کے میئر Klaus Kinkel (کلاؤس کنکل) نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کو عید مبارک پیش کی۔ حضور انور نے میئر کو ایک شیلڈ عطا فرمائی جس پر میئر کا شکریہ ادا کیا تھا۔ کچھ دیر حضور انور نے میئر سے گفتگو فرمائی اور پھر نماز عید کی ادائیگی کیلئے ہال میں تشریف لے گئے۔

نماز عید کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قربانیوں کے فلسفہ پر نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں حضور نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور عید منانے کی توفیق عطا فرمائی ہے، آپ میں سے بہتوں نے قربانی کی ہوگی۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ کیا اس سے قربانی کے بارہ میں ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے؟ ہم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر سنتے ہیں اور بہت سارے ایسے ہیں جن کے دلوں میں اس سے جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن قربانی اور اس عید کا اصل مقصد تزکیۂ نفس اور روحانیت سے حصہ پانا ہے۔ پس یہ وہ مقصد ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئیے اور یاد رکھیں کہ دلوں کی صفائی اور نفوس کی پاکیزگی کے بغیر روحانیت نہیں مل سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے بندے کی یہ ذمہ داری رکھی ہے کہ اگر کچھ لینا ہے تو کوشش کرے، یعنی کوشش کر کے نفوس کو پاک کرنا ہوگا۔ قرآن کریم، کامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور اس زمانہ کے امام کو ماننے کا ہم دعویٰ کرنے والے ہیں، پھر اگر دلوں کی صفائی نہیں ہو رہی اور قربانیوں کے اصل مقصد کو ہم نہیں پا رہے تو ہمیں اپنے پر غور کرنا چاہئے، کہیں ہم ان دروازوں اور کھڑکیوں کو بند تو نہیں کر کے بیٹھے ہوئے جن سے آنے والی روشنی نے تزکیہ کرنا ہے۔ یاد رکھیں عید کا مقصد ظاہری خوشیاں منانا اور بکرے قربان کرنا نہیں بلکہ ہماری عید تب ہوگی جب ہم قربانی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنے دلوں کا تزکیہ کریں گے۔ پس مجاہدہ کریں، دعائیں کریں اور دل کی صفائی کے ساتھ قربانیوں کو سجا کر خدا کے حضور پیش کریں، تب ہم ان برکتوں سے حصہ پانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے قرآنی آیت لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (سورۃ الحج: 38) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل چیز تقویٰ ہے ورنہ عیدیں تو دوسرے مذہب والے بھی مناتے ہیں۔ پس ہمیں تقویٰ میں بڑھنا اور اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اصل قربانی تو روح کی قربانی ہے، باقی تو سایہ ہے اور سایہ کے پیچھے چلنے والے راستہ بھول جاتے ہیں۔ پس تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے روح کی قربانی کرنے والے بنو تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب پا سکو۔

حضور انور نے قرآنی آیت وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰىٓ (سورۃ النجم:38) کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہو جانا اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے صدق دکھانا ضروری ہے اور صدق وفاداری سے ملتا ہے اور وفاداری ایسی، جیسی حضرت ابراہیمؑ کی تھی، خدا تعالیٰ کے حکم پر بیٹے کو جنگل میں چھوڑ آئے، بیٹے کی قربانی مانگی تو اس پر تیار ہو گئے۔ اسی لئے حضرت ابراہیمؑ کو یہ خطاب ملا اور خدا تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا کہ تو اپنا وعدہ پورا کر چکا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے عمل چاہئے، بہانے اور چون و چرا نہیں چلتا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھانے پر تیار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف ختم کر دیتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو خدا تعالیٰ نے آگ کو بے اثر کر دیا۔

احمدیوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں، روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اب جدّہ میں احمدیوں کی گرفتاریاں کی گئی ہیں، تو اصل قربانی وہ احمدی دے رہے ہیں جو جیلوں میں ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی ہیں۔ پس ان کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

حضور انور نے واقفین نو کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک جماعت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال پر اخلاص و وفا کے نمونے قائم ہیں، جماعت کے افراد انہیں پیش کرتے رہیں گے اور قیامت تک جو بھی خلیفہ ہوگا وہ اس کی طرف توجہ دلاتا رہے گا اور جماعت وفا دکھاتی رہے گی تو انشاء اللہ جماعت ہمیشہ ترقی میں بڑھتی جائے گی۔

واقفین نو کے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت اسماعیلؑ کا جواب ماں باپ کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ پس ان بچوں کے والدین بھی یہی نمونہ دکھائیں اور اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہیں وقتی جوش سے تو اپنے بچوں کو وقف نہیں کر رہے، بلکہ اس کے پیچھے ایک پاک اور مستقل جذبہ ہونا چاہئے جس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی جھلک نظر آئے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ تقویٰ سے گری ہوئی قربانیاں ہیں، جن میں پھر بعض اوقات بچے کہہ دیتے ہیں کہ مَیں نے وقف نہیں کرنا یا بچہ کا معیار اتنا گرا ہوتا ہے کہ جماعت اسے نہیں لیتی، بعض بچے بازاری لڑکوں کے سے حلیے بنا لیتے ہیں اور پوچھنے پر بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنگر بننا ہے۔ اب ان باتوں کا وقف سے کیا تعلق۔ لیکن اگر تقویٰ کے نمونے قائم کریں گے اور اس کے مطابق تربیت کریں گے تو پھر اسماعیلی جواب

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں